رجسٹرڈ ڈی ۳۷۸

رسالہ

اصلاح

یہ رسالہ سنی شیعہ نیچری وہابی سب کے لیے ہے

نمبر ۱۱ | بابت ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۶ ہجری | جلد ۱۱

مطبع اصلاح کھجوہ ضلع سارن سے شایع کیا گیا

سید محمد حسین پرنٹر و پبلشر

اصلاح پرنٹنگ کمپنی
مظفری منیجانہ

جناب حکیم حاجی حمزہ علی صاحب امین منصفی چند وسی مراد آباد ما انحصہ اعم
میزان نلنہ سماعنہ جناب سید اکبر حسین صاحب لدورہ درگاہ دربھنگہ میزان
سماعنہ

فطرہ جناب سید محمد حسین صاحب جناب وزیر حسن صاحب یاقوت گنج مگر فطرہ کی رقم داخل منیجانہ نہیں کیجاتی

اعانت مظلومین تبریز جناب سید عابد علی صاحب رئیس یان دریبالہ آباد لکھتے ہیں کہ تاثیر تحریر گرمی جناب سید نظر الحسن صاحب چنار ہند رجہ اصلاح نلنہ سے متاثر ہو کر مبلغ عہ میں نے اعانت مظلومین تبریز کیلئے خدمت میں جناب موید الاسلام اڈیٹر حبل المتین کے روانہ کیا ہے صہ اپنی طرف سے اور رعہ دیگر خواتین معظمہ سے جزاہم اللہ فی الدارین خیراً ۔ جناب میر موالی حسین صاحب محافظ دفتر ایجنسی چھاونی تونگک علاقہ بندیلکھنڈ عصہ مرحمت فرماتے ہیں جو بذریعہ دفتر اصلاح خدمت موید الاسلام میں روانہ کیا گیا۔

الحمد للہ کہ ہنوز ہندوستانی مومنین میں خون ہاشمی ایسا اثر دکھاتا ہے۔

رفع اشتباہ چند ممبران انجمن محمدی مٹیابرج کلکتہ نے اسکی شکایت کی کہ مقدمہ جناب مولوی سید مقبول احمد صاحب دام عزہ مبلغ عہ انجمن محمدیہ سے آیا اور رسید صہ کی عہ جلد ۹ میں شایع ہوئی جناب مولوی سید مظہر حسن صاحب زنگی پوری کا بھی اسی مضمون کا خط آیا چونکہ موصوف پریسیڈنٹ تھے۔ اسلئے زیادہ مورد اعتراض بنے۔

حالانکہ اس شبہ کی وجہ یہ ہے کہ وہ حضرات اصلاح کو بغور نہیں ملاحظہ فرماتے۔ انجمن محمدیہ نے دو مرتبہ چندہ بھیجا ایک دفعہ عہ جو ۱۳ جنوری ۱۹ٰء کو وصول ہوا اور اوسکی رسید اصلاح ۱۲ جلد ۸ کے آخر صفحہ میں شایع ہوئی۔ دوسرا چندہ صہ جو ۷ ا مارچ ۱۹ٰء کو وصول ہوا اوسکی رسید ۲ جلد ۹ میں شایع ہوئی۔ اسیوجہ سے اشتباہ ہوا الحمد اللہ کہ دفع ہی ہوگیا ان الزاما

مسجد موضع کھرڑ ضلع انبالہ جس مسجد شیعیان کو یہانکے اہلسنت نے غصب کر لیا تھا اور ماہ اکتوبر ۱۹ٰء میں مقدمہ دائر ہوا۔ الحمد للہ شیعونکے حسب خواہ فیصل ہوا الحمد للہ ۔ چونکہ اس مسجد کو اہل خلاف نے بالکل منہدم کر دیا تھا اور از سر نو تعمیر کرنا شروع کیا تھا کہ انکے قبضہ سے واگذار ہوی لہذا ضرورت ہے کہ مومنین اسکی امداد کریں۔

اگرچہ برادران والاشان جناب میر بشیر حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ فیروزپور و جناب میر محمد باقر صاحب سب انسپکٹر تھانہ لڑھولی۔ اس مسجد کی کافی امداد فرما رہے ہیں ۔ مگر چونکہ چار یا پانچ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے کہ اسکے ساتھ حوض و امام بارہ بھی طیار کر لیا جائے اسلئے فقیر نے ارادہ کیا ہے کہ خاص خاص حضرات کے پاس جا کر امداد طلب کروں۔

لہذا ہمیں برادران ایمانی کو اس کار خیر میں شرکت منظور ہو بذریعہ منی آرڈر بنام سید ہادی حسن پسر حکیم محمد جعفر صاحب
مہتمم سود یشی میڈیکل ہال کھڑڑ انبالہ
نیازمند حکیم محمد جعفر

اصلاح الحمد للہ کہ مومنین کھرڑ اس مسجد کے مقدمہ میں کامیاب ہوئے مومنین پر اسکی امداد لازم ہے اگرچہ وہ ساپچا چھوٹ سا جناب نواب فتح علیخان بہادر قزلباش سی آئی ای اور خلیفہ سید حامد حسین صاحب کمشنر پٹیالہ اسکے لئے کافی ہیں مگر ہر شخص بقدر امکان شرکت کر سکتا ہے۔ دوران مقدمہ میں بھی اصلاح نے ایک اپیل شایع کی تھی

اجلاس دوم شیعہ کانفرنس لکھنو

۲۴-۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء

اس منبر میں چونکہ چند تحریرین تبدیل تاریخ کی نکتہ چینی مین شایع ہوئی ہین - جو ایک حد تک نہایت واجبی اور ضروری ہین - مگر چونکہ قوم کے یہ اعتراضات اوسوقت شایع ہوئے جب وقت نکل چکا تہا - اور وقت بہت کم رہ گیا تھا - اسلئے مینے ذاتی طور پر جناب صدر نشین صاحب انجمن دامت برکاتہ سے اسبات کی جسمین جناب ممدوح نے بھی اعتراضات کو قبول فرمایا اور اسکی معذرت فرمائی کہ کانفرنس کی اس قسم کے اغلاط پر نظر کرنا چاہئے بلکہ جہانتک ہوسکے اسکی امداد و اعانت مین کوشش کرنی چاہئے -

لہذا یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ ان نکتہ چینیونکی غرض کانفرنس کی مخالفت نہین ہے بلکہ اوسکی اصلاح منظور ہے کہ کارکنان کانفرنس ہر پہلو و جوانب پر نظر رکھین - ورنہ یہ کانفرنس جسکی مربی اور سرپرست اور صدر نشین تمامتر علماے دین و حافظان شرع متین ہین - اوس سے کونسا مسلمان مخالفت کر سکتا ہے - اب ہمارا اور تمام قوم کا فرض ہے کہ جہانتک ہوسکے اپنے اس قومی کانفرنس کی امداد کرین اور اسکو بارونق بنائین کہ دوسرونکو بھی معلوم ہو کہ ہم بھی کوئی زندہ قوم ہین اور ہم مین زندگی کے آثار موجود ہین کہ اگر اوس سے کام لین تو پہر اوسی معراج ترقی پر پہونچ سکتے ہین جسکی تحصیل مین تمام قومین کوشاں ہین شیعہ کانفرنس کی اعانت نہ کچھ زیادہ دولت چاہتی ہے نہ زیادہ مال فیس ممبری سے ہے جس سے آپکو یہ حق حاصل ہوگا کہ کانفرنس مین رائے دین اور کتاب روئداد چہپ کے آپکے لئے حاضر ہو یہ رقم ایسی جزئی ہے کہ کسی پر جبر نہین ہوتا اگر شرکت نہ فرمائے فیس ممبری بہیجدیجئے - اور اگر خود زحمت فرما کر لکھنو تشریف لائے شریک کانفرنس ہو جائے ہر قسم کا سامان آسایش و آرام مہیا ہے علاوہ یہان ہین تمامی طلبہ اور مومنین آپکی خدمت کو حاضر ہیں -

فیس و زیٹری عوض ہے جسکا فائدہ آپکو یہ ہوگا کہ کانفرنس مین شریک ہو کر وہانکے مواعظ و ہدایات سے مستفید ہون

بہرحال اب موقع دیر کا نہین ہے جہانتک جلد ہوسکے فیس ممبری یا فیس وزیٹری بنام جناب مولوی علی غضنفر صاحب سکرٹری شیعہ کانفرنس لکھنو روانہ فرمائین -

کانفرنس کی اعانت اور اسمین شرکت ہی قوم اپنے مذہب اپنے دین کو تازہ کرنا ہے اور امداد دینا ہے لہذا موجودگی تشریف لیجائین اونکو فیس ممبری جلد بہیجدینا چاہئے - اور جو لوگ شرکت چاہین اونہی بہی مناسب ہے اگر ممکن ہو تو ایک ہفتہ قبل تشریف لائین کہ علماے دین کی زیارت سے بھی مشرف ہون اور وقت اجلاس کانفرنس

حادثہ عظمیٰ

آہ آہ کیونکر یہ خبر بیان کی جائے کہ حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام آقا حاجی مرزا محمد حسین بن ملا خلیل طاب ثراہ اعظم مجتہدین نجف اشرف نے ۱۱ شوال ۱۳۲۶ھ کو سو برس کی عمر پاکر زہر دغا سے بمقام مسجد سہلہ جو مضافات نجف اشرف سے ہے شہادت پائی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ......

یوں تو علمائے اعلام کی تعداد ہمیشہ کم رہی۔ اور سلاطین کے مقابلہ میں علمائے عاملین کی تعداد اور بھی قلیل۔ حامیان سلطنت مشروطہ میں جناب مرحوم بھی تھے اب صرف حجۃ الاسلام آقا محمد کاظم خراسانی و آقا شیخ عبد اللہ مازندرانی دام ظلہم کی ذوات مقدسہ پر سارا بار ہے خدا رحم کرے ۔

حبل المتین میں زہر خورانی کی تفصیل نہیں درج ہے مگر پورے وثوق سے بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ ایران نے زہر دلوایا۔ مومنین پر لازم ہے کہ جناب مرحوم کیلئے مجالس فاتحہ خوانی منعقد کریں کہ اجل علمائے نجف اشرف سے تھے اور زہد و تقویٰ اور عبادت میں بے نظیر تھے صائم النہار قائم اللیل کی صفت آپ ہی کیلئے موزوں تھی۔ فقیر بھی زیارت سے مرحوم کی ایکبار مشرف ہوا ہے مجسم تقویٰ تھے رحمہ اللہ وطاب ثراہ

۲۸ شوال کا تار روئٹر مظہر ہے کہ روس نے اعلان دیا ہے کہ ہرگز ہمارا ارادہ نہیں ہے کہ صوبہ آذربائیجان کو اپنے ممالک مقبوضہ سے ملحق کریں (ممکن بھی نہیں ہے)

۳۰ کا تار کہتا ہے سفیر روس و انگریز کے اعتراض پر شاہ نے اپنا یہ اعلان منسوخ کیا کہ ہم ملک کو اختیار پارلیمنٹ نہ دینگے (واہ رے عزت شاہ کہ دو سفیر کے کہنے پر اپنا حکم منسوخ کیا خدا جلد ملک کو اس وجود سے خالی کرے ۔

۳ ذیقعدہ کا تار مظہر ہے کہ شاہی فوج جو طالش کی تادیب کو گئی تھی جسنے شاہی گورنر کو قتل کر کے علم مشروطیت بلند کیا تھا اوس سے بھی شاہی فوج نے ہزیمت کھائی اور رشت تک فرار کر گئی۔ اب نواحی رشت کے غارت میں مشغول ہے شاہی فوج ایل ساہسون بھی جو ایک بڑا قبیلہ ہے ایلات ایران سے یہ بھی مشروطہ خواہ ہوا اور ستار خان سردار مشروطین سے خط و کتابت کر رہا ہے

شہر خوی پر بھی مشروطین کا قبضہ ہوگیا۔

شہر ملیات میں مشروطین کو ہزیمت ہوئی ۔

اصفہان میں بھی حاکم شہر مارا گیا اور مشروطہ خواہوں کا تسلط ہے

اعانت مظلومین تبریز کیلئے علمائے اعلام حجج الاسلام نجف اشرف دام ظلہم العالی تار پہ تار دے رہے ہیں اور مومنین ایران امداد کر رہے ہیں۔ مگر ابھی ہندوستانی شیعوں کو کب توفیق ہوئی ہے۔ حاجی مرزا مہدی اصفہانی نے کلکتہ میں محض دفتر اسکے لئے قایم کیا ہے۔ پوسٹ آفس بہو بازار کلکتہ کے ذریعہ سے جسکو ممکن ہو اپنے برادران ایمانی کی امداد کریں جناب مرزا مہدی صاحب سے رسید باضابطہ ملیگی۔

تولیت امام باڑہ ہوگلی کے لئے متولی حال کے فرزند ارجمند منتخب ہوئے ہیں خدا کرے اگر یہ درست ہو تو اندیشہ تمام کن کا مضمون ہوگا۔ رہا سہا حق بھی شیعوں کا زائل ہوگا۔ دیکھئے ہماری آنکھ کب کھلتی ہے اور اپنے حقوق کی نگرانی کب کرتے ہیں۔

۲۵ ذیقعدہ روز یکشنبہ کو امام باڑہ محلہ منصور نگر لکھنو میں جناب صدر المحققین مولانا السید ناصر حسین صاحب دام ظلہ موعظہ فرمائینگے مومنین سے امید شرکت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصلاح

نمبر ۱۱ | بابت ماہ ذیقعد سنہ ۱۳۲۶ ہجری | جلد ۱۱

اطلاع ضروری

(۱) اصلاح کا یہ سال تمام ہو رہا ہے صرف ایک نمبر اور باقی ہے جو کیا عجب ہے کہ قبل رویت ہلال ماہ ذی الحجۃ الحرام پہونچ جائے لہذا جن لوگوں کا چندہ وصول ہے اونکے مطالبہ سے اصلاح پاک ہوگا۔ اور جن لوگوں کے ذمہ چندہ اصلاح باقی ہے اونکے ذمہ مطالبہ دفتر باقی رہیگا

(۲) بارہ برس کے تجربہ نے اب پوری طور سے ثابت کردیا کہ بلا وصول پیشگی پرچہ جاری رکھنا نہایت خطرناک ہے کیونکہ اس سال ایسے ایسے لوگون نے ویلو واپس کیا جنپر دفتر کو اسدرجہ اعتماد تھا کہ انمینک بلا وصول چندہ پرچہ روانہ کیا گیا اختتام سال پر چونکہ عام طور سے دقتین ہوتی ہین۔ اسلئے وہ لوگ سرمایہ محفوظ قرار دیے گئے تاکہ ایسے وقت مین اون سے وصول کر کے کام چلایا جائے۔ مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ کا مضمون ہوا نہایت بے دردی سے اون حضرات نے ویلو واپس کیا جس سے نہایت درجہ نقصان ہوا۔

لہذا اب عام قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے۔

(۱) کہ جن حضرات کو آیندہ سال کی خریداری منظور ہو وہ نمبر ۱۲ کے بعد سال آیندہ کا چندہ تمام بذریعہ منی آڈر عنایت فرمائین

(۲) اگر خدانخواستہ خریداری سے انکار ہو بذریعہ کارڈ مطلع فرمائین مگر ہر حال مین نمبر خریداری ضرور تحریر ہو

(۳) اگر کسی قسم کا چندہ دینے مین ابھی تامل ہو۔ تو اس سے بھی اطلاع دیں۔

ورنہ اگر کسی قسم کی اطلاع نہ ملیگی۔

تو انعامی رسالہ ارسال الیدین یعنی ہاتھ کھولکر نماز پڑھنے والا رسالہ بذریعہ ویلو چندہ اصلاح سنہ ۱۳۲۷ھ کے لئے ہر شخص کے نام بلا استفسار روانہ ہوگا کہ بعد وصول چندہ محرم کا پہلا نمبر روانہ ہو۔ والسلام

اصلاح پرنٹنگ کمپنی

اسکے متعلق جسقدر عرض کرنا تھا کرچکا کہ اس سے نہ ذاتی منفعت مقصود ہے نہ اپنی آرام و آسایش کی فکر جسکو مدت ہوئی قوم پرنثار کرچکا۔ بذریعہ فن طبابت آرام سے زندگی بسر کرتا۔ غم و درد غم کا لا مگر قوم کی بے دست و پائی اور بے بسی نے کہ کوئی قومی پرچہ نہ تھا۔ اشاعت اصلاح پر مجبور کیا ہے جو قومی خدمتیں کمپنی کے پیش نظر ہے۔

اصلاح پرنٹنگ کمپنی کی یہ غرض تھی کہ وہ نایاب کتابیں جنکا نام بھی نہیں سنا جاتا شایع کی جائیں مصنفین عالی قدر کی وہ گرانمایہ کتابیں جنہیں خون جگر سے اپنے لکھا۔ اور شایع نہ ہوسکیں اس ذریعہ سے شایع ہوں معمولی کتابوں کے چھپوانے میں جو دقتیں ہوتی ہیں کہ مالکان مطبع اجرت زیادہ لیتے ہیں۔ کام نہ وقت پر ہوتا ہے نہ اچھا ہوتا ہے صحت کا انتظام وغیرہ سے قطع کیا جاتا ہے سب سے پہلا فرض اپنا اس کمپنی نے یہ قرار دیا تھا کہ ترجمہ قرآن مجید و تفسیر کو شایع کرے جسکی ہر طرف سے طلب ہے اور ترجمہ و شرح نہج البلاغہ شایع کرے جسکا مدت سے قوم سے وعدہ ہے

مگر افسوس کہ قوم نے اسکی قدر نہ کی اور وعدہ کرکے وعدہ خلافی کی نا امید دلاکر محروم رکھا پھر بھی شکر کیا جاتا ہے قحط سالی کی شکایت عام ہے۔ ناداری سے کوئی متنفس مطمئن نہیں۔ مگر جب غیروں کو دیکھتے ہیں کہ ان مصائب کے ساتھ سب کام کررہے ہیں مدرسے کمپنیاں قائم ہوتی ہیں اور ہوتی جاتی ہیں۔ تو پھر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ شیعوں ہی کی ایسی حالت کیوں خراب ہوئی جنمیں ایک بھی قومی نہیں ہوسکتا۔

آپ پر کونسے کالج کا بار ہے۔ کونسے لیگ کا تاوان ہے۔ کونسے کانفرنس کا صرفہ ہے۔ کونسی انجمن کا تقاضا ہے۔ کونسے یتیم خانہ کا مطالبہ ہے کیا دو کروڑ شیعہ آبادی میں پچیس آدمی ایسے نہیں ہیں جو ہزار ہزار روپیہ دیکر پچیس ہزار کی رقم پوری کردیں۔ یا ہزار آدمی بھی ایسے نہیں ہیں جو فی شخص ۲۵ دیکر اس سرمایہ کو پورا کریں۔

ہیں بفضل خدا سے ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں ہیں۔ مگر اپنے قوم کیلئے نہیں غیروں کے لئے کہ دوسروں کو مالامال کریں اور اپنی قوم کو سسکتا چھوڑ دیں۔

پھر بتائیے ہمارا کام چلے تو کیونکر۔ ہم کامیاب ہوں تو کسطرح امراء روسا کو غیروں کی فکر ہے کہ کسطرح آباد ہوں اگر تمام دنیا میں خارجیت کو ترقی ہو ناصبیت کو فروغ۔ اور اپنی قوم سے یہ فرماتے ہیں کہ تم رسالہ بند کردو۔ اخبار نہ نکالو۔ اس سے خارجیت بڑھتی ہے دشمنی کو ترقی ہوتی ہے۔ ایسوں سے بڑھکر کون دشمن قوم ہوسکتا ہے جو اپنی قوم کو تباہ کرکے دوسری قوم میں مستاصل کیا چاہتا ہے۔ پھر اونکو کیوں نہیں سمجھاتے جو شیعوں کے دشمن ہیں کہ تم ہی سمجھدار ہو۔ سنو انکو ستاؤ۔ یہ ہمیشہ کے مصیبت زدہ ہیں۔ مگر ہائے صلح پالیسی کی ہوا ایسی زور آور چلی ہے کہ صفحہ دنیا سے آئمہ اطہار علیہم السلام کا نام مٹ جائے۔ نہ کوئی بات سننے نہیں دیتی اور یہی چار ناچار مگر اونکو مطمئن رہنا چاہیے کہ دین کے حامی ہمیشہ نا فقرا ہوا کئے۔ وہی دین حق کی حمایت کرینگے جان دیکر مگر دین کو نہ چھوڑینگے۔ نادار ہیں مگر اونکی کوڑی تمہاری اشرفی کو مات کریگی۔ اونکا ایک ایک پیسہ تمہارے توڑے پر فوقیت لیجائیگا۔ اور انہی کی ہمت مردانہ کا یہ اثر ہے کہ آج اثنا عشری شیعہ۔ اصلاح۔ الحسن جاری ہیں۔ اور خدمت دین میں مصروف ہیں عنقریب اصلاح پرنٹنگ کمپنی کا سرمایہ بھی فراہم ہوگا اور اس خوبی سے یہ کمپنی چلیگی کہ تم منہ تکتے رہ جاؤگے۔ خدا انکا مددگار رہے۔

فیصلۂ قرآنی

اہلحدیث کا تمسک قرآن سے

گذشتہ سے پیوستہ

آپ تو اہلحدیث سے ہیں محدث بھی ہیں مفسر بھی مورخ بھی کیا آپکو نہیں معلوم کہ
جس روز حضرت کو حکم اظہار نبوت ہوا ہے اُسی روز آپنے اولی الامر پر بھی نص کیا اور بتایا
کہ میرا وصی اور خلیفہ کون ہے اور اسی کے ساتھ سمع اطاعت کا بھی حکم دیا جس سے آپ سمجھ
سکتے ہیں کہ اس آیہ میں اُسی اطاعت کا حکم ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم
یہ واقعہ ایسا نہیں ہے کہ کسی باعلم مسلمان سے مخفی ہو کہ جب آیہ انذر عشیرتک الاقربین
نازل ہوا جواب سورہ شعرا میں موجود ہے کہ اے رسول تم اپنے عزیز و اقربا کو احکام الہی کی تبلیغ کرو۔
تو اُسوقت حضرت نے بنی عبد المطلب کا مجمع کیا ہے اور اس حکم کو پہونچایا ہے اور اسکے ساتھ
جناب امیر کے وصایت اور خلافت پر نص جلی فرمایا چنانچہ یہ مضمون تفسیر ثعلبی خصایص
نسائی اور معالم التنزیل محی السنہ بغوی اور تفسیر و تاریخ و تہذیب الآثار محمد بن جریر طبری اور
دلائل النبوۃ امام ابو نعیم اصفہانی اور دلائل النبوۃ بیہقی اور کنز العمال ملا علی متقی اور تاریخ کامل
علامہ ابن اثیر جزری اور تاریخ ابو الفدا اور کتاب الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفا ابراہیم بن عبد اللہ
وصابی یمنی شافعی اور تفسیر محمد بن اسحق اور حبیب السیر و روضۃ الصفا و معارج النبوۃ میں تفصیل مذکور
ہے اور شاہ ولی اللہ نے بھی ازالۃ الخفا میں بالاختصار نقل کیا ہے۔
تاریخ کامل علامہ ابن جزری میں ہے صفحہ ۲۳ جلد دوم وقال علی بن ابیطالب لما نزلت
وانذر عشیرتک الاقربین دعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ان اللہ
امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فضقت ذرعا علمت انی متی اباد رہم تبدا
الامر ادی منہم ما اکرہ فصمت علیہ حتی جاءنی جبریل فقال یا محمد الا تفعل

ما تومر به یعذبک ربک فاصنع لنا صاعا من طعام واجعل علیه رجل
شاة واملاء لنا عسا من لبن واجمع لی بنی عبد المطلب حتی اکلمهم وابلغهم
ما امرت به ففعلت ما امرنی به ثم دعوتهم وهم یومئذ اربعون رجلا
او ینقصونه فیهم اعمامه ابو طالب وحمزة والعباس وابو لهب فلما اجتمعوا
الیه دعانی بالطعام الذی صنعته تناول رسول الله صلی الله علیه وسلم
جزلة من اللحم فشقها باسنانه ثم القاها فی نواحی الصحفة ثم قال خذوا
باسم الله فاکل القوم حتی ما لهم بشیء من حاجة وما اری الا مواضع ایدیهم
وایم الذی نفس علی بیده ان کان الرجل الواحد منهم لیاکل ما قدمت
لجمیعهم ثم قال اسق القوم فجئتهم بذلک العس فشربوا منه حتی
رووا جمیعا وایم الله ان کان الرجل الواحد لیشرب مثله فلما اراد
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یکلمهم بدره ابو لهب الی الکلام
فقال لهدما سحرکم به صاحبکم فتفرق القوم ولم یکلمهم صلی الله علیه
وسلم فلما کان الغد قال یا علی ان هذا الرجل سبقنی الی ما سمعت من
القول فتفرقوا قبل ان اکلمهم فعد لنا من الطعام بمثل ما صنعت
ثم اجمعهم الی ففعلت مثل ما فعلت بالامس فاکلوا وسقیتهم ذلک
العس فشربوا حتی رووا جمیعا وشبعوا ثم تکلم رسول الله صلی الله
علیه وسلم فقال یا بنی عبد المطلب انی والله ما اعلم شابا فی العرب
جاء قومه بافضل مما قد جئتکم به قد جئتکم بخیر الدنیا والاخرة
وقد امرنی الله تعالی ان ادعوکم الیه فایکم یوازرنی علی هذا الامر
علی ان یکون اخی ووصیی وخلیفتی فیکم فاحجم القوم عنها جمیعا
وقلت وانی لاحدثهم سنا وارمصهم عینا واعظمهم بطنا واحمشهم

سا قالانا یا نبی اللہ اکون وزیرک علیہ فاخذ برقبتی ثم قال ان هذا اخی وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا قال فقام القوم یضحکون فیقولون لابیطالب قد امرک ان تسمع لابنک وتطیع۔ (حاصل ترجمہ) حضرت علی بن ابیطالب سے مروی ہے کہ جب آیہ (وانذر عشیرتک الاقربین) نازل ہوا تو جناب رسول خدا نے مجھے بلاکر فرمایا کہ اے علی اللہ جل شانہٗ نے حکم دیا ہے کہ (اُسکی نافرمانی سے) اپنے رشتہ داروں کو ڈراؤں مگر (قوم کا حال دیکھکر) میں اس بات میں متامل ہوا نظر بر آں کہ اُنکے سامنے جب اس امر کو پیش کرونگا تو اُن سے وہ جواب سنونگا جس سے مجھے کراہت ہے اسلئے میں نے سکوت اختیار کیا۔ حتے کہ اس امر میں پھر نہایت تاکید کے ساتھ مجھپر وحی ہوئی لہذا اب تم ایک صاع طعام اور ایک ران بکری کی اور ایک بڑا پیالہ دودھ کا مہیا کرو۔ اور بنی عبد المطلب کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں جس امر کے پہونچانے کے لئے مامور ہوں انھیں پہونچادوں حضرت علی نے حسب الحکم سب سرانجام کیا اور بنی عبد المطلب کو (جو ایک اوپر یا کم چالیس مرد تھے اور جن میں آپکے اعمام ابو طالب حمزہ عباس اور ابو لہب بھی تھے) جمع کیا جب سب جمع ہوگئے اور کھانا حاضر کیا گیا تو آنحضرت نے پہلے ایک ٹکڑا گوشت کا لیکر اُسے اپنے دانتوں سے پارہ پارہ کیا اور اطراف ظرف میں ڈالدیا اور فرمایا شروع کرو بسم اللہ پس سب نے سیر ہوکر کھایا پیا اور اعجاز نبوی سے طعام و شیر میں کمی نہیں معلوم ہوتی تھی باوجودیکہ وہ طعام و شیر اسقدر تھا کہ ایک شخص اُنمیں سے چاہتا تو وہ سب کھاپی لیتا غرضکہ بعد فراغ اکل و شرب کے حضرت پیغمبر علیہ السلام نے اُن سے کلام کرنے کا قصد کیا لیکن ابو لہب نے مبادرت کی اور کہا نہو تمہارے صاحب نے تم پر جادو کیا ہو یہ سنتے ہی تمام لوگ متفرق ہوگئے اور آنحضرت کو کچھ کہنے کا موقع نہ ملا دوسرا روز ہوا تو آپ نے حضرت علی بن ابیطالب سے فرمایا کہ اے علی چونکہ ابو لہب نے سبقت کرکے قبل اسکے کہ میں کچھ کہوں مجمع منتشر کردیا لہذا اب پھر کل کیطرح سرانجام دعوت کرو اور سب کو بلاؤ چنانچہ حضرت علیؑ نے حکم کے موافق پھر

سب چیزیں مہیا کیں اور لوگوں کو جمع کیا اور **پہلے دن** کیطرح قوم نے سیر ہو کر کھایا پیا تب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے بنی عبد المطلب خدا کی قسم جوانان عرب میں سے ایسا میں کسیکو نہیں جانتا جو اپنی قوم کیلئے مجھ سے بہتر کوئی چیز لایا ہو میں تمھارے پاس دنیا اور آخرت کی نیکی لایا ہوں اور خداوند عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں اُسکی طرف بلاؤں پس تم میں کون شخص ہے جو اس امر میں میری وزارت کرے اور میرا بھائی اور وصی اور خلیفہ ہو قوم نے مطلق اسکا کچھ جواب نہیں دیا لیکن حضرت علی نے باوجود اوصاف صغر سنی کے عرض کی کہ اے رسول برحق آپکی نصرت اور وزارت کو میں موجود ہوں یہ سنکر پیغمبر صاحب نے حضرت علی کی گردن پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اے قوم (دیکھو) یہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے تم لوگ اسکا حکم سنو اور اسکی اطاعت کرو اسپر حاضرین ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ابو طالب سے کہنے لگے کہ تمھیں حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کی اطاعت کرو اور اُسکا حکم سنو تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۲۲
اس روایت کو دیکھکر یقین ہے کہ آپکا ایمان درست ہو گا اور سمجھے ہونگے کہ واقعاً نص خدا و رسول و لی الامر معین تھا جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔

اور اگر آپکو روایات صحیح بخاری سے کسی قسم کا تردد ہو کہ انھوں نے ان واقعات کو حذف کرکے صرف اسیقدر لکھا کہ حضرت کوہ صفا پر یا صباحاہ کہکر چیخے اور لوگ جمع ہوئے تب حضرت نے کہا کہ خدا نے مجھے مبعوث برسالت کیا ہے تو ابولہب نے تبالک الھذا جمعتنا کہا جسپر سورہ تبت نازل ہوا۔ تو اسکی تحقیقات آپکو الشمس جلد ۴ سے معلوم ہو گی کہ یہ کارروائی بخاری کی محض از راہ تعصب [illegible] خلافت جناب امیر ہے جسکے لئے وہ مجبور ہوئے کہ ایک معجزہ عظیم الشان رسول اللہ [illegible] یریدون لیطفوا نور اللہ [illegible] واللہ متم نورہ [illegible] معجزہ رسول اللہ مخفی رہ سکا نہ وصایت و خلافت جناب امیر۔

[illegible] آیات [illegible] ہوئے

یہانتک کہ وقت وفات حضرت نے قلم دوات کاغذ کو طلب کیا اور عمر صاحب مانع ہوئے
تمام عالم کو بتا دیا کہ خلیفہ رسول منصوص و معین تھا جسپر خدا و رسول نے نص کیا اور
اُسکی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر لا
اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویومن
باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ

اسکے بعد اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں " اب ہم حسب قرارداد قرآن مجید سے اس مسئلہ کا تصفیہ
کرتے ہیں مگر پہلے ہم قرآن شریف کی وہ آیات نقل کرتے ہیں جنسے خلفاے اربعہ کی ایمانداری
اور فضیلت کا ثبوت ہوتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ خلفاء اربعہ (حضرت ابوبکر عمر عثمان علی) رضی اللہ عنہم اجمعین
مکہ کے رہنے والے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ طیبہ میں
جا رہے تھے اسلئے اُن سب کا نام مہاجرین ہے قرآن مجید نے مہاجرین کی بابت جو شہادتیں
اور بشارتیں دی ہیں وہ مفصلہ ذیل ہیں۔

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ
یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۲ ع ۱۱) یعنی جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی
اور اللہ کی راہ میں جہاد کئے یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(۲) فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَ
قُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَاُدْخِلَنَّھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا
الْاَنْھٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (پ ۴ ع ۱۱)
یعنی جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں تکلیف اور ایذا
دئے گئے اور لڑے اور قتل ہوئے میں اُنکے گناہ دور کرکے اُن کو جنت میں داخل کروں گا
جسکے نیچے نہریں جاری ہیں اللہ کے ہاں سے اُنکو ثواب ملیگا اور اللہ کے پاس بہت اچھا ثواب ہے

اور سنئے!

(۳) ان الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا اولئک بعضھم اولیاء بعض

یعنی جن لوگوں نے ایمان لاکر ہجرت کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کئے اور جن لوگوں نے مہاجر ونکو جگہ دی اور مدد کی یہی لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

اور سنئے!

(۴) الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ھم الفائزون (پ ۱۰ ع ۹)

جو لوگ ایمان لاکر ہجرت کر آئے اور مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کئے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑے درجہ والے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔

اور سنئے!

(۵) ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاھدوا وصبروا ان ربک من بعدھا لغفور رحیم (پ ۱۴ ع ۲۰)

یعنی جو لوگ مصیبت کے بعد ہجرت کر آئے جنھوں نے جہاد کئے اور تکلیف کے وقت میں صابر رہے پروردگار انکے حق میں بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اور سنئے!

(۶) والذین ھاجروا فی سبیل اللہ ثم قتلوا او ماتوا لیرزقنھم اللہ رزقا حسنا وان اللہ لھو خیر الرازقین (پ ۱۷ ع ۱۷)

یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت کر آئے پھر قتل ہو یا اپنی موت سے مرے خدا انکو ضرور رزق حسن دیگا اور اللہ تعالیٰ سب سے اچھا رزق دینے والا ہے۔ اور سنئے!

(۷) لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ

اُن آیات و بشارات سے یقیناً محروم ہیں جو مومنین مہاجرین کے لئے وارد ہیں کیونکہ جن آیات میں مدح مہاجرین وارد ہے اُن سب میں ایمان کی شرط ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جَاهَدُوْا وغیرہ آیات منقولہ مخاطب پس جبکہ باتفاق اہل اسلام خلفائے ثلثہ صفت ایمان سے معرا تھے۔ تو خود بخود ان آیات سے خارج ہیں کیونکہ ہر جگہ ایمان اور ہجرت اور جہاد کی شرط موجود ہے۔ پس اگر ہم مان لیں کہ مطلق ورود فضائل مہاجرین بحیثیت استحقاق خلافت ہے تو بھی آپکے شیخین اُس سے خارج ہیں کیونکہ مدار اعمال ایمان پر ہے اور جب ایمان نہیں تو کچھ کوئی صفت نہیں۔

اور اگر ان سب سے قطع نظر کیجائے تو آپکو بالنصوص یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ لفظ مہاجرین انہیں چار شخصوں میں منحصر ہے یا یہ کہ اور مہاجرین بھی مثل انکے خلیفہ ہوئے جب ان دونوں باتوں کو آپ ثابت کر سکینگے تو مجبوراً آپکو ماننا پڑیگا کہ ان آیات سے خلافت کسیکی نہیں ثابت ہو سکتی جو ایک بدیہی امر ہے۔

بہرحال چونکہ آپ نے سات آیتیں قرآن کی فضائل مہاجرین میں لکھی ہیں مجھے ضرور ہوا کہ میں بھی چند آیتیں ایسی یہاں لکھوں جنسے ان لوگوں کی مذمت اور کفر و نفاق ثابت ہو کہ جس سے آپکا یہ دعویٰ کہ قرآن سے فضائل صحابہ ثابت ہیں۔ میں پہلے اُن آیتوں کو یاد دلاتا ہوں جنہیں پہلے لکھ چکا ہوں کہ صحابہ کی کیا حالت تھی وہ محمد کو ایذا دینا چاہتے تھے اور رسول اللہ کے فیصلہ پر نہیں راضی ہوتے تھے۔

میں یہاں اُن بارہ آیتوں کو نہیں لکھتا جو شروع سورہ بقرہ میں ہیں اور منافقین کی حالت کو متمیز کر دیا ہے کیونکہ آپ کہینگے یہ منافقین کے بارے میں ہے۔ حالانکہ خلفائے ثلثہ یقیناً منافقین و مرتدین سے ہیں۔ بلکہ میں آپکو وہ آیات سمجھاتا ہوں جنسے آپ کسیطرح اپنے ممدوحین خلفاء کو علحدہ نہیں کر سکتے

فیصلہ قرآنی

(۱) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى

مافی قلبه وهو الد الخصام (۲) واذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیها و یهلك الحرث والنسل والله لا یحب الفساد (۳) واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم ولبئس المهاد (۴) ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد سورہ بقرہ پارہ سیقول

ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب اور بعض لوگوں سے وہ شخص ہے کہ خوش لگتی ہے تجکو بات اسکی بیچ زندگانی دنیا کے اور گواہ کرتا ہے اللہ کو اوپر اُس چیز کے کہ بیچ دل اسکے ہے اور وہ بہت جھگڑالو ہے۔ اور جب حاکم ہوتا ہے کوشش کرتا ہے بیچ زمین کے تو کہ فساد کرے بیچ اُسکے۔ اور ہلاک کرے کھیتی کو اور جانوروں کو اور اللہ نہیں دوست رکھتا فساد کرنا اور جب کہا جاتا ہے واسطے اُسکے ڈر اللہ سے پکڑتی ہے اُسکو عزت گناہ کی پس کفایت ہے اُسکو دوزخ۔ اور البتہ بُرا ہے بچھونا۔ اور بعض لوگوں سے وہ ہے کہ بیچتا ہے جان اپنی کو واسطے پانے رضامندی اللہ کے اور اللہ شفقت کرنے والا ہے ساتھ بندوں کے)

شاہ صاحب اسکے حاشیہ پر لکھتے ہیں یہ حال ہے منافق کا اظہار میں خوشامد کرے اور اللہ کو گواہ کرے کہ میرے دل میں تمہاری محبت ہے اور پیچھے کے وقت پیچھے لگی نہ کرے اور قابو پاوے تو لوٹ اور مار مچاوے اور منع کرنے سے اور ضد بڑھے زیادہ گناہ کرے ایک شخص اخنس بن شریق تھا اُسنے حضرت سے یہی سلوک کئے تھے۔

دوسرے آیہ ومن الناس من یشری نفسہ پر لکھتے ہیں یہ حال ہے صاحب ایمان کا کہ اسکی رضا پر جان دیوے

یہ آیت ایسی صریح اور صاف ہے کہ اگر ذرہ برابر غور کیا جاے تو معلوم ہو کہ خدا نے ایسا فیصلہ کیا ہے جسکے بعد پھر کسی قسم کا تردد نہیں رہ سکتا کہ خدا نے اس خلافت کو ناجایز اور موجب فساد قرار دیا ہے۔

چونکہ عام طور سے حضرات اہل سنت اس قسم کی آیتوں کی جن میں صریح مذمت صحابہ و خلفا وارد ہے۔ یہ بات بنا دیتے ہیں کہ یہ آیہ منافقین کی شان میں ہے۔ یا فلاں شخص کے بارے میں وارد ہوا لہذا یہاں تین امر تحقیق طلب ہے۔

اول یہ کہ آیہ منافقین کے بارے میں ہے۔ یا عام صحابہ کے بارے میں دوسرے یہ کہ شخص خاص کے بارے میں وارد ہوا یا کیا تیسرے یہ کہ الفاظ آیہ سے کون شخص مراد ہو سکتا ہے اور کس پر یہ آیہ منطبق ہے۔

پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ منافق کسے کہتے ہیں جسکا ایمان خالص نہ ہو سچے دل سے ایمان نہ لایا ہو۔ رسول اللہ کو دل سے ہر امر میں صادق نہ جانتا ہو۔ یہ تذبذب اسکا خواہ کسی امر عبادت میں ہو یا امر اطاعت و فرمانبرداری میں یا محبت و مودت میں ہو۔ یا بغض و عداوت میں۔ کیونکہ حضرت کے زمانہ کے لوگ دو ہی قسم کے تھے۔

ایک کافر خواہ یہود ہو خواہ نصرانی خواہ مشرک بت پرست دوسرے مسلمان جو اقرار شہادتین کرتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے زبانی قائل تھے ان سب کا ایک حکم تھا کل احکام کے محکوم ہر امر میں تابع شریعت خواہ دل سے ایمان لائے ہوں یا زبان سے قائل ہوں۔ جو دل سے ایمان لائے تھے وہ مومن کہلائے جو صرف زبان سے قائل تھے وہ سب مسلمان کہلاتے جسمیں مومن و منافق دونوں داخل تھے یہ کہ منافقوں کی کوئی جماعت علحدہ ہو کوئی انکی علامت خاص ہو۔ کوئی محلہ اُن کا علحدہ بسا ہو۔ کوئی گاؤں علحدہ ہو بلکہ ہر شخص مومن ہو سکتا تھا۔ ہر شخص منافق جب تک اخلاص رہا وہ مومن ہے جب نفاق پیدا ہوا منافق ہو گیا جب اُنکا شک جاتا رہا سچے دل سے وہ ایمان لایا تو پھر کی مومن ہو گیا۔ پس اگر کسی موقع پر کہا جاے کہ اسکا تعلق منافقین سے ہے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ جنکو یہ لوگ مومن کہتے ہیں وہ درحقیقت منافق تھے۔

غرض منافقین کی کوئی جماعت خاص کسیوقت میں نہ تھی بلکہ وہ مسلمانوں میں مخلوط تھے
اسیوجہ سے خداوند عالم رسول سے فرماتا ہے کہ تم نہیں جانتے۔ ہم جانتے ہیں کیونکہ وہ علام
الغیوب ہے اور عالم بما فی الضمائر وہی جانتا ہے کہ کون مومن ہے کون منافق کیونکہ ظاہری
حالت سبکی یکساں تھی۔

تحقیق اول: اب یہ دیکھنا چاہیے کہ اس آیہ کا تعلق منافقین سے ہے یا عام مسلمین صحابہ سے
امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اسکی پوری بحث کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں اختلفوا
فی ان الآیۃ ہل تدل علی ان الموصوف بہذہ الصفات منافق ام لا
والصحیح انہا لا تدل علی ذلک لان اللہ تعالی وصف ہذا المذکور
بصفات خمسۃ ولیس منہا ما یدل علی النفاق صفحہ ۲۷۱ جلد ثانی

یعنی اس میں اختلاف کیا گیا ہے کہ یہ آیہ آیا اسپر دلالت کرتی ہے کہ جسمیں یہ صفتیں پائی جائیں
وہ منافق ہو یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ یہ نفاق پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ خدا نے اس شخص کی
پانچ صفتیں بیان کی ہیں ان میں سے کوئی صفت بھی نفاق پر نہیں دلالت کرتی جس سے
بدیہی طور پر معلوم ہوا کہ جو منافق اہل سنت کے خیال میں ہیں انکی شان میں
آیہ نہیں نازل ہوا۔ بلکہ عام مسلمانوں کے حق میں ہے تو مطلب تمام ہوا۔

اسکے بعد وہ تفصیل کرتے ہیں کہ پہلی صفت بیان یہ مذکور ہے کہ اسکا کلام تمکو
خوش کرتا ہے امر زندگانی دنیا میں یہ کوئی صفت مذموم نہیں بلکہ شیریں کلامی صفت
ممدوح ہے۔ ہاں حیوٰۃ دنیا سے ایک طرح کی مذمت لگا دی ہے۔

دوسرے یہ کہ وہ ہر بات میں خدا کو اپنی قلبی حالت پر گواہ کرتا ہے۔ اسمیں بھی کوئی دلالت
حالت منکرہ پر نہیں ہے کیونکہ اگر بالفرض کوئی دل سے ایمان نہ لایا ہو اور ایمان ظاہر کرتا ہو تو
اسکو بھی منافق نہیں کہہ سکتے کیونکہ آیہ میں کوئی تصریح اسکی نہیں ہے کہ جو اسلام کا اظہار
کرے وہ دل میں اسکے خلاف رکھتا ہے بلکہ شاید مراد یہ ہے کہ دل میں فساد رکھے اور ظاہر میں

کرے اُسکے خلاف جس سے وہ ریائی مسلمان ہو۔
تیسرے الد الخصام ہونا بھی موجب نفاق نہیں۔ چوتھے اذا تولی سعی فی الارض
بھی موجب نفاق نہیں کیونکہ جو مسلمان مفسد ہو وہ بھی ایسا ہی ہے پانچویں اذا قیل لہ
اتق اللہ سے بھی نفاق نہیں ثابت ہوتا لہذا معلوم ہوا کہ جو صفتیں اس آیہ میں مذکور ہیں
جیسا کہ منافق میں اُنکا تحقیق ممکن ہے اُسیطرح مرائی میں بھی ممکن ہے۔ پھر کسیطرح یہ نہیں کہہ
سکتے ہیں کہ یہ آیہ منافقین کے بارے میں ہے اگرچہ منافق اس میں داخل ہے کیونکہ جو منافق ہوتا
ہے وہ ان صفات سے موصوف ہوتا ہے۔
پس اگر ہم اس آیہ کو عام رکھیں تو منافق و غیر منافق دونو ہمیں داخل ہونگے کیونکہ غیر منافق
بھی ان صفات سے موصوف ہوتا ہے"
یہانتک تقریر فخر رازی تھی جس سے بخوبی معلوم ہوا کہ اس آیہ کو کوئی خصوصیت خاص
منافق سے نہیں ہے بلکہ عام صحابہ کے بارے میں نازل ہوا۔ تو اب جسپر اسکے اوصاف منطبق
ہوں اُسی کو مصداق آیہ سمجھنا چاہیے۔
جملہ معترضہ اس آیہ میں ویشہد اللہ علی ما فی قلبہ کو ابن عباس اسطرح پڑھتے
تھے واللہ یشہد علی ما فی قلبہ اور دوسری قراءۃ لیشہد اللہ ہے جیسا کہ تفسیر
ابن مسعود میں ہے صفحہ ۲۷ جلد ۲ برحاشیہ تفسیر کبیر
تحقیق ثانی تحقیق سابق سے معلوم ہوا کہ اہل سنت نے چاہا تھا اس آیہ کو بھی اپنے
خیالی منافقین کے سر لیجائیں مگر جب خود اُنکے امام نے تحقیقات سے باطل کر دیا تو
دوسری شاخ نکالی کہ اخنس بن شریق کے بارے میں نازل ہوا جیسا کہ کلام شاہ
عبد القادر سے مذکور ہوا اور قریب قریب کل مفسروں نے یہ نام لکھا ہے مگر محض
غلط ہے چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے ثم اختلف المفسرون علی قولین منہم من
قال ھذہ الایۃ مختصۃ باقوام معینین ومنہم من قال انہا عامۃ فی حق

لمن کان موصوفا بهذه الصفة المذکورة فی الآیة اما الاول فقد
اختلفوا علی وجوه فالروایة الاولی انها نزلت فی الاخنس بن شریق الثقفی
منهم مفسرین نے اسمیں اختلاف کیا ہے کہ اس آیہ سے مراد قوم معین ہے یا عام ہر ہر شخص کے بارہ میں
جو ان صفات سے موصوف ہو پہلا گروہ جو شخص معین کا قائل ہے وہ اخنس بن شریق
ثقفی کو مراد لیتا ہے جو بنی زہرہ کا حلیف تھا اُسنے آکر اظہار اسلام کیا۔ اور چکنی چپڑی
باتیں بنائیں جب حضرت کے پاس سے نکلا تو اُسنے کچھ مسلمانوں کی کھیتی جلا دی۔

دوسری توجیہ اُسکی یہ بیان کی کہ اُسنے بروز جنگ بدر تین سو آدمیوں کو اپنے قبیلہ سے لیکر
حضرت کی جنگ سے باز رکھا کہ محمدؐ تمھاری بہن کے بیٹے ہیں۔ اگر لوگوں نے جنگ
کر کے غلبہ حاصل کیا۔ تو تم اس ننگ سے بچے رہے کہ اپنے خواہر زادہ سے لڑے۔
اور اگر محمد غالب ہوئے تو تم سب سے زیادہ سعادتمند ہو گے۔ اس فقرہ سے اُن سب کو روکا کہ
حضرت سے نہ لڑے جب یہ خبر حضرتؐ کو معلوم ہوئی تو آپ بہت خوش ہوئے اس وجہ سے
یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا نازل ہوا۔

فخر رازی لکھتے ہیں وعندی ان ھذا القول ضعیف وذلک لانہ بهذا الفعل
لا یستوجب الذم وقولہ تعالیٰ ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا
ویشھد اللہ علی ما فی قلبہ مذکور فی محل الذم فلا یمکن حملہ علیہ صـ ۲۷۲
یعنی میرے نزدیک یہ قول ضعیف ہے کیونکہ یہ فعل اُسکا قابل مدح تھا نہ قابل ذم اور آیہ
میں صریح ذم وارد ہے پھر کیونکر ممکن ہے حمل اس آیہ کا اُس شخص پر جسنے لوگوں کو حضرت سے
جنگ سے باز رکھا۔

دوسری روایت یہ بیان کی گئی ہے کہ کفار قریش نے اظہار اسلام کر کے حضرت سے
درخواست کی کچھ لوگوں کو تعلیم کے لئے بھیجئے جب حضرت نے بھیجا تو ان سب کو قتل
کر ڈالا اسپر یہ آیہ نازل ہوا۔

یہ تفسیر اور یہ تاویل جسقدر مضحک ہے اُسی درجہ مبکی بھی ہے کہ خداوند عالم کا کلام اقدس
کس بیدردی سے ذلیل و خوار ہو رہا ہے کہ جس آیہ کریمہ میں اس درجہ کے مواعظ اور حکم ہوں اور ایسے
عظیم الشان واقعات سے متعلق ہو جو قیامت تک مٹنے والے نہیں وہ اس طرح کبھی اخنس
بن شریق ایک مجہول الاسم والصفہ سے متعلق کیا جاتا ہے جسکا کوئی وجود نہیں کبھی
کفار قریش سے جسکا کوئی تاریخی ثبوت نہیں۔ اسی لئے امام فخر الدین رازی نے نہایت
خوبی سے اسکی لغویت ظاہر کی

لکھتے ہیں القول الثانی وھو اختیار اکثر المحققین من المفسرین ان ھذہ
الآیۃ عامۃ فی حق کل من کان موصوفا بھذہ الصفات المذکورۃ الخ

یعنی دوسرا قول یہ ہے جو مختار اکثر محققین مفسرین ہے کہ یہ آیہ عام ہے حق میں کل اُن لوگوں کے
جو موصوف ہوں ان صفات مذکورہ سے محمد بن کعب قرظی سے منقول ہے کہ اگرچہ یہ آیہ کسی
شخص کے بارے میں نازل ہو مگر ہوسکتا ہے کہ پھر وہ عام ہوجائے اُن لوگوں میں جنمیں یہ صفتیں پائی
جائیں۔ اور تحقیق اس مسئلہ میں یہ ہے کہ من الناس اشارہ ہے بعض کی
طرف تو محتمل ہے کہ واحد مراد ہو یا جمع مراد ہو اور لیشھد اللہ بھی واحد پر
نہیں دلالت کرتا کیونکہ ممکن ہے اسکی ضمیر راجع ہو لفظ کیطرف نہ معنی کیطرف جو جمع ہے
رہا یہ کہ نزول اسکا سبب مذکور سے ہوا تو اس حالت میں بھی عموم ممکن ہے۔ بلکہ میں کہتا
ہوں کہ چند وجوں سے یہ آیہ عام ہے اولاً یہ کہ اس آیہ میں جو حکم ہے وہ سب اوصاف پر مترتب ہے
جس سے معلوم ہوا کہ وہی اوصاف اسکی علت ہیں۔ پس جب خدا نے ایک قوم کی مذمت کی اور
انکو موصوف کیا ایسی صفتوں سے جو مستحق ذم ہیں تو معلوم ہوا کہ باعث مذمت وہی اوصاف
ہیں۔ پس جہاں وہ صفتیں پائی جائینگی وہ مستحق ہوگا اس مذمت کا۔ ثانیاً عموم پر رکھنے
میں فائدہ زیادہ ہے کیونکہ اس سے سبکی تنبیہ متصور ہے بخلاف خاص کرنے کے۔
ثالثاً اسمیں احتیاط زیادہ ہے کیونکہ عام قرار دینے میں خاص بھی داخل ہے بخلاف
اسکے کہ ہم اسکو خاص کریں،، تمام ہوا ترجمہ کلام فخر رازی۔ باقی آیندہ

فیصلۂ امامت و اقتدا

سلسلہ کیلئے ... ملاحظہ ہو

قبل اسکے کہ میں اس زمانہ کے علما کے اقوال و آراء کو نقل کروں جنھیں اہلحدیث نے اپنی موافقت میں شائع کیا ہے ایک اثر لطیف عمل صحابہ سے اور بھی دکھاتا ہوں جس سے میرے استدلال کی قوت ظاہر ہو سیرۂ حلبیہ میں ہے جو علامہ علی برہان الدین حلبی شافعی کی مشہور سیرت ہے

و لمّا وقع القتال بین علی و معاویہ رض کان ابو ہریرہ رض یصلی خلف علی کرم اللہ وجہہ و یحضر طعام معویہ و عند القتال یصعد علی تل فقیل لہ فی ذالک فقال الصلوٰۃ خلف علی اقوم و طعام معاویہ ادسم و العقود علی ھذا التل اسلم ص۲۰۱ جلد ۳ مطبوعہ مصر

یعنی جس زمانہ میں جناب امیر اور معویہ سے معرکہ کارزار گرم تھا تو ابو ہریرہ کا یہ معمول تھا کہ نماز تو جناب امیر المومنین علیہ السلام کے پیچھے پڑھا کرتے اور کھانا دسترخوان پر معویہ کے کھاتے اور جب دونوں میں لڑائی ہوئی تو ایک ٹیلہ پر چڑھ جاتے۔ کسی نے پوچھا تو کہا کہ نماز حضرت علی کے ساتھ اقوم ہے (درست تر) اور معویہ کا کھانا خوب چرب دار ہوتا ہے اور بیٹھنا اس ٹیلہ پر زیادہ موجب سلامتی ہے۔

چونکہ اصل مطلب ہمارا تعامل صحابہ دکھانا ہے کہ اصلی حالت انکی کیا تھی۔ اسکا یہ اس سے بخوبی چلتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ گو خود فی نفسہ کوئی اچھے آدمی نہ تھے بلکہ ایک دنیا دار شخص تھے مگر نماز میں انکی یہ حالت تھی کہ معویہ کو چھوڑ کر وہ چلے آتے اور حضرت علیؑ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے مگر کھانے کے وقت معویہ کے پاس حاضر رہتے۔

اگرچہ حضرات اہل سنت معویہ کے حالات سے بخوبی واقف ہیں مگر شیعوں کے چڑانے کو الصحابہ کلہم عدول میں داخل کر کے مدعی عدل ہیں حالانکہ اسکا فسق ایسا ظاہر ہے کہ محض انھیں کے لئے الامام ینعزل بالفسق بنا یا گیا جسنے اور بھی انکے فسق کو ظاہر کیا۔ مگر ہمکو اس سے

بحث نہیں بلکہ صرف یہ دکھانا ہے کہ ابوھریرہ نماز میں اقتدا جناب امیر کو ترجیح دیتے تھے اقتداے معویہ پر۔ اب اگر اہل سنت معویہ کو فاسق تسلیم کریں تو پھر مسئلہ واضح ہو گیا کہ ابو ھریرہ نے بوجہ فسق اُسکی اقتدا ترک کی اور اقتدا ے جناب امیر کو ترجیح دی۔ اور اگر فسق معویہ کا انکار کریں تو اور بھی زیادہ مسئلہ واضح ہے کیونکہ عادل پر عادل کو ترجیح دیگئی۔ تو فاسق کی اقتدا بدرجہ اولی باطل قرار پائی۔

دوسرے بخاری سے عبداللہ بن اوس کا یہ قول منقول ہے ما ابالی صلیت خلف الجنبی اوخلف الیہود والنصرانی دیکھو اصلاح ۱۵ صفحہ ۲۷۔

پھر نہ معلوم مسئلہ امامت فاسقین کی بحث قرآن وحدیث سے کیونکر ثابت ہوسکتی ہے حالانکہ قرآن وحدیث پکار پکار کہہ رہے ہیں کہ تم فاسق کو کسیطرح اپنا مقتدا و پیشوا نہ بناؤ بلکہ جہانتک ہوسکے فاسقین وفاجرین سے علحدہ رہو۔

اب میں حسب عدد اس زمانہ کے اُن علما کے اقوال نقل کرتا ہوں جنھیں خود ایڈیٹر اہلحدیث نے شائع کیا ہے جس سے ایک ایماندار شخص اسکا ضرور فیصلہ کریگا کہ فاسقین کی اقتدا شے مرغوب نہیں ہے

(۱) سب سے پہلے مولوی عبدالجبار صاحب عمر پوری نے کچھ اتفاق کیا ہے اور کچھ اختلاف۔

اختلافی عبارت یہ ہے اور جس شخص کا عملاً ظاہری اعتبار سے صحیح و درست ہے اور نہ واقعی دینی لحاظ سے اسکے پیچھے نماز کسی طرح صحیح نہ ہوگی مورخہ یکم ربیع الاوّل۔

اڈیٹر صاحب اسکو قبول نہیں کرتے اور حق یہی ہے کیونکہ اسپر کوئی دلیل بھی نہیں دیگئی ہے۔ بلکہ تمام تر اس تقریر کا رُخ مرزا قادیانی کیطرف ہے جو ایک فرد ہیں افراد کل سے بس اُنکا بھی وہی حکم ہونا چاہئے جو کل کا ہے۔

(۲) مولوی غلام مصطفٰے صاحب حنفی نے بھی اس سے اختلاف ظاہر کیا ہے۔ مگر سب سے مدلل (۳) تقریر مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی امرتسری کی ہے لکھتے ہیں

" احقر سے توافق و تخالف رائے مسئلہ مذکورہ میں پوچھا اور عہد موکد بشہادۃ اللہ

لکھ بھیجا کہ جو کچھ آپ متعلق مسئلہ امامت و اقتدا کے لکھیں گے بلا کم و کاست درج اخبار کرونگا
احقر نے احباب کے اصرار اور مولوی ثناء اللہ کے لکھنے سے اس بارے میں جو کچھ معلوم
تھا لکھا۔ فان یک صوابا فمن اللہ وان یک خطا فمنی ومن نفسی واللہ ورسولہ بری منہ
خاکسار کو مولوی صاحب کے قواعد محدثہ اور اصول مخترعہ کے رد سے سروکار نہیں۔
علما محققین خود وزن کر سکتے ہیں کہ صحیح ہیں یا غلط فقط مسئلہ کے متعلق کچھ لکھتا ہوں
میں نہیں جانتا ہوں کہ اہل سنت میں یا اہل اسلام میں کوئی صاحب علم اس بات کا قائل ہو
کہ اہل بدعت و ہوا اگرچہ اُسکی بدعت حد کفر و شرک تک پہنچی ہو اور ضروریات دین سے
منکر ہو اُسکے پیچھے اقتدا جائز اور نماز پڑھنی صحیح ہے جسقدر اقوال سلف صالحین و کتب
فقہیہ اربعہ جو میری زیر نظر ہیں تمام کے تمام اسپر متفق ہیں کہ عقائد کفریہ والے کے پیچھے نماز
پڑھنی صحیح نہیں اس جگہ پر نمونہ از خروارے ازہرا نقل کرتا ہوں منصف مزاج و
عدالت پسند کو اسقدر کافی ہیں۔

اقوال فقہا حنفیہ

محقق ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔ الاقتداء باھل الاھواء جائز
الا الجھمیۃ والقدریۃ والروافض الغالیۃ والقائل بخلق القرآن والخطابیہ
والمشبھہ وجملتہ ان من کان من اھل قبلتنا ولم یغل حتی لم یحکم بکفرہ یجوز
الصلوۃ خلفہ وتکرہ ولا یجوز الصلوۃ خلف منکر الشفاعۃ والرؤیۃ وعذاب
القبر والکرام الکاتبین لانہ کافر۔ اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز ہے سوائے قدریہ و
جہمیہ و روافض غالیہ اور خلق قرآن کے قائل اور خطابیہ اور مشبہہ کے غرض کہ اہل قبلہ کی بدعت
اگر حد کفر تک نہ پہنچی ہو تو اُنکے پیچھے نماز مع الکراہیۃ جائز ہے اور شفاعت و دیدار الٰہی
و کراما کاتبین و عذاب قبر کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے اسلئے کہ وہ کافر ہے۔
محقق زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں لکھتے ہیں۔ قال المرغینانی تجوز

الصلوة خلف صاحب هوی وبدعة ولا تجوز خلف الرافضی والجهمی والقدری والمشبهة ومن یقول بخلق القران حاصله ان کان هوی لایکفر به صاحبه تجوز مع الکراهة والا فلا۔

اہل ہوی اور اہل بدعت کے پیچھے نماز مع الکراہۃ جائز ہے۔ اگر اسکی بدعت حد کفر تک پہونچی ہو جیسا کہ رافضی و جہمی و قدری و مشبہہ اور جو خلق قرآن کے قائل ہیں اُن کے پیچھے نماز جایز نہیں۔

عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔ الکراهة فی تقدیم الفاسق تحریمیة وکذا المبتدع فانه اشد من الفاسق من حیث العمل لان فسقه اعتقادی فان کان اعتقاده البدعی منجر الی الکفر لم یجز الاقتداء به مطلقا۔

فاسق مبتدع کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے اور اگر بدعتی کی بدعت کفر تک پہونچتی ہو تو اُسکے پیچھے مطلقا نماز جایز نہیں۔

اقوال علماء شافعیہ

امام نووی منہاج میں لکھتے ہیں۔ لا یصح اقتداءه بمن یعلم بطلان صلاته جسکی نماز کفر یا حدث سے باطل ہو اُسکے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے۔

شارح منہاج اس عبارت منہاج پر لکھتے ہیں۔ کعلمه بکفره وحدثه۔

اور منہاج میں ہے۔ ولو بان امامه (بعد الصلوة) امرءة او کافرا معلنا قیل او مخفیا وجبت الاعادة قلت الاصح المنصوص وقول الجمهور ان مخفی الکفر کالمعلن۔ شیخ محمد رملی شافعی عبارت مذکورہ کی شرح میں لکھتا ہے لان الکافر غیر اهل للصلوة بحال۔ اگر امام کے نماز پڑھانے کے بعد معلوم ہو جاوے کہ امام عورت یا کافر معلن تھا تو نماز کا اعادہ واجب ہے کیونکہ کافر نماز کا اہل نہیں۔ قول صحیح و مذہب جمہور یہ ہے کہ کافر معلن ہو یا مخفی اعادہ واجب ہے۔

حافظ ابن قیم جیوش میں لکھتے ہیں۔ قول الشافعیۃ فی وقتہ الامام ابی بکر محمد بن محمود فقیہ نیسا بور، لا اصلی خلف من ینکر الصفات ولا خلف من یقول بقول اھل الفساد ولا خلف من لم یثبت القرآن فی المصحف ولا یثبت النبوۃ قبل الماء والطین الی یوم الدین ولا یقر بان اللہ تعالی فوق عرشہ بائن من خلقہ۔ اپنے وقت کے امام محمد بن محمود فرماتے ہیں جو شخص صفات سے منکر ہو یا اہل ہوی کے قول کا قائل ہو یا قرآن شریف کو مصحف میں ثابت نہیں جانتا ہو یا نبوت کو پانی و کیچڑ کے قبل ثابت نہیں کرتا یا اللہ کی فوقیت علے العرش و بینونت عن المخلوقات کا قائل نہیں اسکے پیچھے میں نماز نہیں پڑھتا ہوں۔

قسطلانی شرح صحیح بخاری میں ہے۔ واستثنی الشافعیہ مما سبق منکری العلم بالجزئیات وبالمعدوم ومن یصرح بالتجسیم فلا یجوز الاقتداء بھم کسائر الکفار۔ جو شخص کہے کہ اللہ تعالی کو جزئیات و معدومات کا علم نہیں یا اللہ تعالی کے واسطے جسم ہے شافعیہ اسکے پیچھے نماز کو ناجائز جانتے ہیں جیسا کہ اور کفاروں کے پیچھے ناجائز کہتے ہیں۔

امام مالک اور مالکیہ کا مذہب تو مشہور ہے کہ امامت کیواسطے آپ عدالت کو شرط جانتے ہیں آپ تو فاسق کے پیچھے بھی جائز نہیں جانتے ہیں مبتدع جسکی بدعت حد کفر تک پہونچی ہو اسکا تو کیا ذکر ہے۔

قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھتا ہے۔ خلافا للمالکیۃ حیث قالوا بعدم صحۃ الصلاۃ خلف الفاسق بالجارحۃ وقال ابن بزیزۃ منھم المشھور اعادۃ من صلی خلف صاحب کبیرۃ واما الفاسق بالاعتقاد کالحروری والقدری فیعید من صلی خلفہ فی الوقت علے المشھور۔ مالکیہ کہتے ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز صحیح نہیں ابن بزیزہ مالکی نے کہا ہے کہ مالک کے مذہب میں مشہور قول یہ ہے کہ صاحب کبیرہ

اور فاسق اعتقادی کے پیچھے جو شخص نماز پڑھے اُسکا اعادہ کرے۔

اقوال حنابلہ

موفق الدین ابن قدامہ مقدسی مقنع میں لکھتے ہیں۔ وهل تصح امامة الفاسق لحديث جابر مرفوعا لا تؤمن امرءة رجلا ولا اعرابي مهاجرا ولا فاجر مؤمنا الا يقهره بسلطان يخاف سوطه وسيفه رواه ابن ماجة ولا فرق بين ان يكون فسقه من جهة الاعتقاد او من جهة الافعال متى كان يعلن ببدعة ويتكلم بها ويناظر عليها لم تصح والثانية يصح مع الكراهية۔

فاسق کی امامت میں حنابلہ کے دو قول ہیں ایک یہ ہو کہ صحیح نہیں کیونکہ حدیث مرفوع میں ہو کہ عورت مرد کی اور اعرابی مہاجر کی اور فاجر مومن کی امامت نہ کریں مگر جب مجبور کرے اُسکو ایسا بادشاہ کہ جسکی تلوار کا خوف ہو اور فسق عملی و اعتقادی میں فرق نہیں جب بدعتی بدعت کے ساتھ اعلان کرتا ہو اور اُسپر بحث و مناظرہ کرتا ہو اُسکی امامت صحیح نہیں اور ایک قول یہ ہو کہ صحیح مع الکراہتہ ہے۔

اسپر شارح لکھتا ہو لانها تفتقر الى النية والوضوء وهما لا يصحان من الكافر کیونکہ اور کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں کیونکہ نماز نیت اور وضو کیطرف محتاج ہو اور یہ دونو کافر سے صحیح نہیں۔

علامہ موسیٰ بن احمد مقدسی اقناع میں (جو حنابلہ کی فقہ میں معتبر کتاب ہو) لکھتے ہیں۔ ولا يصح امامة فاسق بفعل او اعتقاد ولو كان مستورا ولو بمثله اذا علم عملی فاسق ہو یا اعتقادی اُسکے پیچھے نماز صحیح نہیں اگرچہ معلن نہ ہو مگر اسکا فسق معلوم شارح لکھتا ہو اذا علم فسق امامه واختار الشيخان البطلان مختص بظاهر الفسق دون خفيه۔ قال في الموجز لا تصح خلف الفاسق المشهور فسقه لكن ظاهر كلامه وهو المذهب مطلقا قاله في المبدع۔

شیخین نے بطلان نماز کو فاسق معلن کے ساتھ خاص کیا۔ فاسق مخفی کو نکالا ہے وجیز میں ہے۔ فاسق مشہور کے پیچھے نماز صحیح نہیں مگر مذہب اور آپکے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ ... فاسق کے پیچھے صحیح نہیں اسی طرح کتاب مبدع میں ہے۔

بحر اقناع والا کہتا ہے۔ ولا تصح خلف کافر ولو ببدعة مکفرة ولو اسره۔ شارح لکھتا ہے۔ ای الکفر فجهل الماموم کفره ثم تبین له لان صلوته لا تصح لنفسه فلا تصح لغیره ولعموم قوله علیه الصلوة والسّلام لا یؤمن فاجر مؤمنا۔ تقی الدین محمد بن شیخ الاسلام احمد حنبلی منتہی اور اُسکا شارح شرح میں لکھتے ہیں۔ وتصح صلوة خلف اخرس ولو باخرس لانه لم یات بفرض القرأة ولا بدله ولا تصح خلف کافر ولو مع جهل کفره ثم علم لانه لا تصح صلاته لنفسه فلا تصح لغیره سواء کان اصلا او مرتدا من جهة بدعة او غیرها۔ کافر اگرچہ بدعت مکفرہ سے ہو اگرچہ اپنا کفر پوشیدہ رکھتا ہو اُسکے پیچھے نماز صحیح نہیں کیونکہ اُسکی نماز اپنے واسطے صحیح نہیں دوسرے کیواسطے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ فاجر مومن کی امامت نہ کرے گونگے اور کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں گونگے کے پیچھے اسلئے صحیح نہیں کہ وہ قرارت جو فرض ہے ادا نہیں کر سکتا۔ اور کافر کے پیچھے اسلئے صحیح نہیں کہ اُسکے واسطے اپنی نماز صحیح نہیں تو غیر کیواسطے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے اصلی کافر ہو یا بدعت وغیرہ سے کافر ہو گیا ہو۔

یہ روایات تو دریا سے قطرہ ہیں اگر کل نقل کی جاویں تو ایک بڑی کتاب بنجاویگی غرضکہ احقر کو آجتک معلوم نہیں کہ اہل سنت بلکہ اہل اسلام میں کوئی بھی اہل علم اس بات کا قائل ہو کہ اہل بدعت (اگرچہ اُسکی بدعت حد کفر اور ارتداد تک پہونچی ہو) اُنکے پیچھے نماز جائز ہے تعجب ہے کہ اسلام جو صحت نماز وغیرہ اعمال کے واسطے شرط ہے اُسکا تو کچھ اعتبار ہی نہو اور پاکی بدن وجامہ پر نماز کا دارومدار ہو۔ نماز کی فرضیت کا اقرار تو صحت نماز کیواسطے

شرط ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید وتقدیس وصفات کا اقرار شرط نہ ہو۔ امام کی نجاست بدن یا کپڑے سے تو مقتدی کی نماز فاسد اور باطل ہو اور عقیدہ کی نجاست وخباثت سے جو بحکم آیۃ کریمہ اولئک الذین حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ موجب حبط اعمال ہو اُس سے مقتدی کی نماز کو نقصان ہی نہ ہو۔ واللہ خاکسار نے کتب اسلامیہ کی کسی کتاب میں یہ فرق نہیں دیکھا کہ امام کے اعتقادات اگرچہ کفریہ ہوں مقتدی کی نماز کو ضرر نہیں دیتے۔ اور اگر افعال شرائط نماز میں قصور کرے تو مقتدی کی نماز نہیں ہوتی بلکہ بالعکس روایات موجود ہیں فان اصابوا فلکم ولھم وان اخطاوا فلکم وعلیھم۔ یہ حدیث بھی افعال نماز کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اعتقادیات کا بیان ذکر ہی نہیں اسیواسطے تو امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث پر یہ باب وضع کیا۔ باب اذا لم یتم الامام واتم من خلفہ اور سیاق الفاظ حدیث بھی اسی پر تصریح کرتے ہیں جیسا کہ احمد کی روایت میں ہے فان صلوا الصلوۃ لوقتھا واتموا الرکوع والسجود فھی لکم ولھم وان اخطاوا فلکم وعلیھم وغیرہ غرضیکہ یہ حدیث جائز کہنے والے کی دلیل نہیں بلکہ اُنپر رد اور اُنکے اصل کو توڑنے والی ہے اور آیۃ کریمہ وتعاونوا علی البر والتقوی میں بھی مخاطب ایمان والے ہیں نہ منافق و مشرک۔ یعنی ایمان والے باہم بر وتقویٰ پر معاون رہیں نہ کہ مشرک ومومن باہم بر وتقویٰ میں شریک ہیں۔ آیۃ کریمہ۔ ماکان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاھدین علی انفسھم بالکفر اولئک حبطت اعمالھم وفی النار ھم خالدون و آیہ فان رجعک اللہ الی طائفۃ منھم فاستاذنوک للخروج فقل لن تخرجوا معی ابدا ولن تقاتلوا معی عدوا انکم رضیتم بالقعود اول مرۃ فاقعدوا مع الخالفین وحدیث شریف انا لا نستعین بمشرک میں منافق و مشرک بر وتقویٰ کی شمولیت سے کیوں روکے گئے امام حسن بصری نے جو فرمایا صل وعلیہ بدعتہ سے یا تو بدعت عملی مراد ہے جیسا کہ عید میں نماز پر خطبہ کو مقدم کرنا اور عید کے

جاھید کا پرچہ بھگو لیا تا اور اذان کے بعد اعلان ثانی کرنا تو رجائز ہے کیونکہ اسلئے جماعت
پکانا وغیرہ وغیرہ میں بدعت اعتقادی غیر مکفرہ ہے کیونکہ اگر بدعت کفرہ مراد ہوتی تو کہتے
صلی علیہ کفرہ۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے قول میں اذا احسن معھم میں الف و عبد کے
ہو آپکی مراد ناس سے باغی لوگ ہیں کیونکہ آپ سے سوال باغیوں کا تھا جن کے پیچھے اُس وقت
کے لوگ نماز مکروہ جانتے تھے مگر عثمان رضی اللہ عنہ جائز جانتے جیسا کہ سیف کتاب الفتوح
میں یوسف انصاری سے روایت کرتا ہے کہ الناس الصلوة خلفنا الذین حصروا عثمان
الا عثمان۔ کہاں بادشاہ سے باغی ہونا اور کہاں بدعت مکفرہ میں پھنس جانا۔ وہ
گناہ ہے اور یہ کفر و زندقہ جائز کہنے والے کے پاس بھی چار دلیلیں ہیں جو پیش کرتا ہے مگر
درحقیقت اُسکے دعوے کی کوئی بھی موید و مفید مطلب نہیں۔ اور حدیث صلوا خلف
کل بر و فاجر تو باتفاق محدثین ضعیف ہے۔ چونکہ مبتدع بہ بدعات اعتقادیہ کے اعمال بحکم
احادیث صحیحہ نبویہ کے غیر مقبول ہیں۔ اور حدیث ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم
خیارکم رواہ الحاکم مقتدی کی قبولیت نماز کا مدار امام کی خیریت (اہل سنت ہونے) پر ہے
اور حدیث لا یؤمن فاجر امومنا رواہ ابن ماجۃ وحدیث لا یؤمنکم ذو جراۃ
فی دینہ رواہ ائمۃ اہل البیت فی کتبہم عن علی رضی اللہ عنہ مرفوعاً
اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت کے دلائل ہیں۔ ہر چند یہ روایات محدثین کے
نزدیک ضعف سے خالی نہیں۔ مگر اہل علم کا اتفاق مبتدع کے پیچھے اقتدا کی کراہت پر دلیل
متین ہے کہ ان احادیث کیلئے اصل ہے جیسا کہ شوکانی نیل میں لکھتا ہے واعلم ان محل
النزاع انما ھو فی صحت الجماعۃ بعد من لا عدالۃ لہ واما انھا مکروھۃ فلا
خلاف فی ذلک کراہت بھی تحریمی ہے۔ عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔ الکراھۃ فی تقدیم
الفاسق تحریمیۃ وکذا المبتدع فانہ اشد من الفاسق فی العمل۔ سچ پوچھیو تو
دلائل کے رو سے امام مالک و محققین حنابلہ کا قول کہ اعتقادی مبتدع کے پیچھے نماز صحیح ہی نہ

آنچہ نہ قال ست و نہ قال الرسول فضل بود فضل مخواں اے فضول

ملحوظ رکھکر کون کہہ سکتا ہے کہ مضمون مذکور اہلحدیث کے ایک امام کا لکھا ہوگا۔ میں بھی اس مضمون کو شائد ہی سمجھتا کہ کسی معتکد متبع اقوال الرجال کا ہے۔ مگر ایک تو اسپر مولوی صاحب غزنوی کے دستخط ثبت ہیں۔ دوسرے انکا معتمد آدمی دفتر اہلحدیث میں آکر خود دیکھ گیا۔ خیر بہرحال مولوی صاحب نے اپنا مافی الضمیر ظاہر فرمایا ہے میں انکا شکر گزار ہوں مجمل جواب[2] اسکا یہ ہے کہ مولانا! ان سب علماء کو آپ ایک قطار میں کھڑا کر دیں تو میں ان سب سے پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے یہ حکم لگایا ہے اسکی دلیل قرآن و حدیث سے کیا ہے کیا آپ جانتے نہیں امام دار الہجرت مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سوائے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک پر سوال ہو سکتا ہے کہ یہ بات تم نے کہاں سے کہی۔ خدا فرماتا ہے فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ (نزاع کے وقت خدا اور رسول کے حکموں کی طرف رجوع کرو) اب سنئے! مفصل جواب[3] جناب نے اقوال فقہاء کے اتباع میں بھی محققین کی روش کو اختیار نہیں کیا۔ محققین کی یہ شان نہیں کہ جو کچھ قیل و قال ہو سب کو صحیح مان لیا جائے بلکہ تحقیق کا طریق ہر فن میں یہ ہے کہ ہر بات کو اس فن کے قواعد عامہ سے جانچ لیا جائے۔ اہلحدیث اور محدثین کے اصول عامہ تو بس یہی ہیں کہ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفٰے بر جان مسلم داشتن

اسی طرح مقلدین کا اصول بھی یہ ہے کہ الفتوی علی قول الامام مطلقا (درمختار) یعنی فتویٰ ہمیشہ امام ابو حنیفہ کے قول پر ہونا چاہیے۔ پس اس اصول کو ملحوظ رکھکر ایک حنفی محقق بھی آپ کی اس تحریر کو مان نہیں سکتا۔ آپ نے تقلید یا بجوالہ فتح القدیر بدعت کی دو قسمیں کی ہیں ایک وہ کہ درجہ کفر تک پہنچے۔ دوسری وہ جو درجہ کفر تک نہ پہنچے۔ (متاخرین عموماً ایسا کہتے ہیں) لیکن محققین اس تقسیم کو ہمیشہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے آئے ہیں علامہ ابن عابدین صاحب رد المختار انہی فرقوں (جہمیہ۔ قدریہ

وغیرہ) کا ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ:۔

والراجح عند اکثر الفقہاء والمتکلمین خلافہ وانہم فساق۔ عصاۃ۔ ضلال ویصلی خلفہم وعلیہم ویحکم بتوارثہم مع المسلمین منا۔ قال المحقق ابن الہمام فی شرح الہدایۃ ثم یقع فی کلام اھل المذاھب تکفیر کثیر منہم ولکن لیس من کلام الفقہاء الذین ہم المجتہدون بل من غیرہم ولا عبرۃ بغیر الفقہاء والمنقول عن المجتہدین عدم تکفیرہم (رد المختار مصری جلد ۳ صفحہ ۱۹۱)

اکثر فقہاء اور متکلمین کے نزدیک راجح یہ بات ہے کہ یہ فرقے کافر نہیں بلکہ فاسق۔ بے فرمان اور گمراہ ہیں اُنکے پیچھے نماز پڑھنا اور انکا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ انکی وراثت مسلمانوں میں جاری کیجاویگی۔ محقق ابن الہمام نے شرح ہدایہ میں کہا ہے کہ بعض علماء مذاہب کے کلام میں ان فرقوں میں سے بہتوں کی تکفیر کا ذکر آتا ہے مگر وہ فقہاء مجتہدین کا کلام نہیں بلکہ غیر مجتہدین کا فتوے ہے اور غیر مجتہدین کا اعتبار نہیں۔ مجتہدین انکو کافر نہیں کہتے۔ (عوام بڑے کہیں اُن کا اعتبار نہیں)"

مولانا مغفور ملاحظہ فرمائیے کہ آپ ہی کے پیش کردہ گواہ علامہ ابن الہمام اس تفریق کو کس حقارت سے رد کرتے ہیں اور علامہ ابن العابدین اسکو کس فخر سے نقل کرتے ہیں اسی لئے امام ابو حنیفہ صاحب کا عام اصول ہے لا نکفر اھل القبلۃ جن متاخرین نے اس زریں قول کو محدود اور مقید کیا ہے وہ اُنکی اپنی ذاتی رائے ہے امام ممدوح اُس رائے کے پابند نہیں (واضح رہے کہ مجھ اس جگہ مرزائیوں وغیرہ کے کفر اسلام سے بحث نہیں میری یہ غرض ہے کہ میں اُن سے فتویٰ کفر کو ہٹاؤں بلکہ یہ سب کچھ مولانا غزنوی کے پسندیدہ طریق کا جواب ہے جو اُنھوں نے اقوال الرجال سے کام لیا ہے ورنہ اگر وہ اصل معیار صاف صاف کوئی آیت یا حدیث پیش کر دیتے تو مجھے کبھی اس ذکر سے مطلب نہ ہوتا)

اسی ایک اصول سے عمدہ شرح وقایہ کا جواب بھی حاصل ہو گیا (ابھی دوسرا

آپ پر بہت سے جواب ظاہر کیا ہے۔ اور جناب اسی فرق کو واضح کرنے کے لئے تو میں نے کچھ ایک
مثالیں بھی دی تھیں کہ (۱) بھگوڑے کی نماز قبول نہیں۔ (۲) ماں باپ کے نافرمان کی قبول نہیں
(۳) دو متہاجرین مسلمانوں کی نماز قبول نہیں وغیرہ مگر ان[11] لوگوں کی اقتدا جائز ہے
تو کیا اس سے یہ نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا کہ امام اور مقتدی کا ربط صحت صلوٰۃ میں ہے
قبولیت میں نہیں۔ صحت سے مراد میری وجود شرعی کا ہے اور قبولیت اُس سے بعد ہے
جناب کو[12] وہ حدیث یاد ہوگی جس میں ذکر ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ حضور! میں جو ایام
کفر میں کوئی کار خیر کیا کرتا تھا اُسکا اجر بھی مجکو ملیگا؟ حضور نے فرمایا اسلمت علی خیر
یعنی ملیگا۔ کیوں؟ اسلئے کہ وہ اعمال بوجہ فی سبیل اللہ ہونے کے صحیح وجود پذیر تو
ہو چکے تھے مگر بوجہ مانع شرک کے قبولیت کے درجے کو نہیں پہونچ سکتے تھے لیکن جب
اُس نے شرک چھوڑ دیا تو مانع رفع ہونے سے اصل وجود نے اپنا اثر دکھایا۔

مولانا! اس قسم کی مثالیں تو بکثرت ہیں کہ صحت اعمال اور چیز ہے قبولیت اور چیز۔
اب میں ذرہ[13] آپکو آپ کے دعوے کی (کہ فاسق کی اقتدا درست نہیں) نقیض سناؤں
حافظ ابن حزم محدث اپنی کتاب ملل النحل میں لکھتے ہیں کہ تمام صحابہ۔ تمام تابعین

ذهبت طائفة الصحابة كلهم دون خلاف من احد منهم وجميع فقهاء التابعين
كلهم دون خلاف من احد منهم واكثر من بعدهم وجمهور اصحاب الحديث وهو
قول احمد والشافعي وابي حنيفة وداؤد وغيرهم الى جواز الصلوة خلف الفاسق
الجمعة وغيرها وبهذا نقول وخلاف هذا القول بدعة محدثة فما تاخر
قط احد من الصحابة الذين ادركوا المختار بن عبيد والحجاج وعبيد الله بن زياد
وحبيش بن دلجة وغيرهم عن الصلاة خلفهم وهولاء افسق الفساق واما
المختار فكان متهما في دينه مظنونا به الكفر۔

اکثر تبع تابعین اور محدثین امام احمد شافعی۔ ابوحنیفہ اور ابوداؤد وغیرہ اس بات کے قائل

ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز درست ہے۔ یہی ہمارا (اہلحدیثوں کا) مذہب ہے اور اسکے خلاف
لینا بدعت ہے۔ صحابہ کرام میں سے جس کسی نے مختار بن عبید۔ حجاج۔ ابن زیاد (قاتل امام
حسین) ابن دلجہ وغیرہ کو پایا تھا وہ انکے پیچھے نماز پڑھنے سے نہ ہٹتے تھے۔ حالانکہ یہ
لوگ دنیا بھر کے فاسقوں سے بدترین فاسق تھے۔ مختار پر تو کفر کا اشتباہ بھی تھا"
(جلد ۴ صفحہ ۱۲۶ مصری)

پھر اس دعوے کو حافظ ممدوح نے عقلی اور نقلی دلیلوں سے ثابت کیا ہے آپ کے پاس
اگر ملل نہیں ہے تو مجھ سے منگا کر دیکھ لیتے تاکہ ایسا دعوے آپ کے منہ سے نہ نکلتا۔ جسکی
تردید صحابہ۔ تابعین بلکہ کل محدثین اور مجتہدین پہلے کر چکے ہیں۔

حافظ ممدوح نے بہت بڑی بسیط تقریر کر کے آخر یہ کہا ہے کہ چونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے
قال تعالیٰ اجیبوا داعی اللہ فوجب بذلک ضرورۃ ان کل داع دعی الی
خیر من صلوٰۃ او حج او جہاد او تعاون علی بر و تقوی ففرض اجابتہ و
عمل ذلک الخیر معہ لقول اللہ تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقوی (جلد ۴ ص ۱۲۸)
اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو مانا کرو اسلئے جو کوئی کسی نیک کام مثل حج جہاد وغیرہ
کسی نیک امر کیطرف بلائے تو اسکا کہا ماننا فرض ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے نیکی کے کاموں پر
ایک دوسرے کی بات مانا کرو۔

حافظ ممدوح کے عموم استدلال کو دیکھئے اور اپنی تنگ خیالی کو ملاحظہ فرمائیے دونو آیتیں
تعاونوا علی البر کے مخاطب خاص مسلمان ہیں۔ دلیل یہ جو آیات لائے ہیں وہ صحیح سبب
نہیں۔ آیت اول کا مطلب تو صاف ہے کہ چونکہ وہ لوگ مشرک تھے اور شرک لو
اپنے لئے التزام کرتے تھے اس لئے فرمایا کہ مشرکون
مشرکوں سے مساجد کی آبادی جو منظور الٰہی ہے نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ تو ان مساجد
میں شرک ہی کرینگے جو اصل غرض کے مخالف ہے چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا

وما كان صلاتهم عند البيت الا مكاء وتصدية مشرکوں کی نماز بھی کعبہ کے پاس بس یہی ہے کہ سیٹیاں بجاتے ہیں اور تالیاں پیٹتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ مشرکوں کا فعل بر (نیکی) نہیں تھا اسلئے انکو روکا گیا مگر نماز تو مسلمہ بر (نیکی) ہے۔ پھر اس سے اسکو کیا تعلق۔

دوسری آیت بھی اصل مطلب سے بالکل اجنبی ہے اور مولانا صاحب نے یونہی جلدی میں لکھ دی اس میں بصیغہ نفی منافقوں کے جہاد کو نہ نکلنے کا ذکر ہے یعنی تم اے منافقو ہمارے ساتھ کبھی نہ نکلو گے کیونکہ اس سے پہلے تمہارا تجربہ ہو چکا ہے اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ مرزائی نیچری وغیرہ کے ساتھ ملکر نماز جائز نہیں۔ ہاں یہ ثابت ہوا کہ جس کسی کا تجربہ ہو چکا ہو کہ وقت پر کام نہیں کیا کرتا اسکی نسبت یہ کہدیا کریں کہ تم آیندہ کو بھی نہ کروگے تمھاری یہی شان ہے کہ سہ حلف عدو سے قسم جھوٹی سی کھائی جاتی ہے ؛ الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

ایسا ہی آپ نے جو حدیث سے استدلال کیا ہے وہ تو عجیب تر ہے اس حدیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ مشرک چونکہ اپنے ہر ایک عمل میں غیر کو شریک رکھتا ہے کامل اخلاص سے اسکا کوئی کام نہیں ہوتا چنانچہ مشرک کا لفظ بھی یہی مطلب بتلاتا ہے تو ایسے بے اخلاص آدمی کی ہمراہی میں کوئی کام کرنا گویا اپنے آپ کو بھی آلودہ کرنا ہے اسلئے آں حضرت نے فرمایا ہم مشرکوں سے مدد نہیں چاہتے۔ اس سے کہاں ثابت ہوا کہ مرزائی نیچری وغیرہ (جو نماز کو فرض الٰہی سمجھ کر پڑھیں ان) کے پیچھے بھی نماز پڑھنی چاہیے۔ ہاں اگر ثابت ہوا تو یہ ہوا کہ جو شخص نماز بھی کسی غیر معبود کے لئے پڑھے یعنی اسکی نیت ہی یہ ہو کہ اس نماز کے ذریعہ سے میں فلاں نبی یا ولی کی عبادت کروں تو اسکے ساتھ ملکر پڑھنا ہم بھی نہیں کہتے۔ کیونکہ نیت صحیح نہیں۔

آپ نے جو حضرت حسن بصری کے قول کی تاویل کی ہے اسکا جواب قسطلانی شارح بخاری کے قول میں آچکا ہے کہ بدعت سے مراد وہ بدعت ہے جو قرآن وحدیث اور اجماع کے خلاف ہو نہ یہ کہ معمولی باتیں جو آپ نے پیش کی ہیں۔ اس سے تو بہتر تھا کہ آپ

اِن تمام مثالوں کو چھوڑ کر صرف خطبہ کے وعظ کو مثال میں پیش کرتے۔ شاید اسلئے نہیں پیش کیا کہ آپ تو ایک زمانہ میں خطبہ میں وعظ کہنے والوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت حسن بصری نے علیہ کر دھ کے بجائے علیہ بدعة اسلئے فرمایا کہ ایک تو سوال میں بدعت کا لفظ تھا دوسرے اِن بزرگوں کی مذہب میں کسی کلمہ گو کی نسبت کفر کا لفظ بولنا بہت بھاری تھی کیونکہ آپ کے نزدیک تبقلید متاخرین بدعت دو قسم پر ہے ایک مفسقہ دوسری مکفرہ۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ معتسم دونوں اقسام کو شامل ہوتا ہے لہٰذا حضرت حسن بصری کے جواب میں مزید فائدہ ہے نقصان نہیں۔

باقی رہیں آپ کی پیش کردہ احادیث سوا ایک تو ضعیف ہیں جنکا ضعف آپ بھی تسلیم کرتے ہیں دوسرے اُنکا حکم انتخاب امام کے وقت ہے جیسا دوسری حدیث میں آیا ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم یعنی اپنے میں سے نیک آدمیوں کو امام بنایا کرو۔ اس صورت میں نزاع ہی نہیں نزاع تو اس میں ہے کہ کسی مقام پر ان فرقوں کا امام مقرر ہو یا جماعت کرا رہا ہو تو اس کے پیچھے جائز ہے یا نہیں۔ میں اس موقع کو انہی واقع میں سے جانتا ہوں جنکے متعلق نقمانی لکھا ہے ان تقدموا اجاز یعنی ایسے لوگ جنکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر کسی وجہ سے امام ہو جائیں یا ہو گئے ہوں تو اُنکے پیچھے بھی جائز ہے۔ آئیے میں آپکو اخیر میں ان روایات کی بابت محدثین کا فیصلہ سناؤں۔

صاحب سبل السلام لکھتے ہیں ولما ضعف الاحادیث من الجانبین رجعنا الی الاصل وهی ان من صحت صلوته صحت امامته وایّد ذلک فعل الصحابة فانه خرج البخاری فی التاریخ عن عبد الکریم انه قال ادرکت عشرة من اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم یصلون خلف ائمة الجور الخ۔

یعنی دونوں طرف کی روایات تو ضعیف ہیں لہٰذا ہم اصل کیطرف رجوع کرتے ہیں کہ جسکی بھی نماز صحیح ہے اُسکی امامت بھی صحیح ہے اور صحابہ کرام ظالم حاکموں کے پیچھے نماز پڑھتے رہے ہیں۔

اور یہ ظاہر ہے کہ [illegible] بدعت کا لفظ [illegible] عام ہے

اِسی فیصلے کو جناب مولانا شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی نے عون المعبود میں پسند فرمایا ہے۔ اب صرف یہ امر قابل تحقیق ہے کہ نماز کی صحت کیا ہے۔ میری رائے ناقص میں صحت نماز سے مراد وجود شرعی ہے اور وجود شرعی نیت اور ادا ارکان پر موقوف ہے قبولیت یا عدم قبولیت امر دیگر ہے۔ شریعت میں اسکا ثبوت ملتا ہے کہ بعض دفعہ فعل کا وجود شرعی طور پر متحقق ہو جاتا ہے مگر کسی مانع کی وجہ سے قبولیت کے درجہ کو نہیں پہونچتا۔ پس موضوع بحث صرف یہی ہے جو صاحب چاہیں اسپر دلیل دیں۔

حضرت مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری جناب مولوی صاحب غزنوی کے جواب پر تصحیح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

هذا الجواب صواب كيف لا والكافر ليس بمخاطب والصلوة وغيرها من الفروع الا ترى قوله صلى الله عليه وسلم حين امر رسوله وقت توديعه ان علم الكفار التوحيد اولا والصلوة بعده والحديث معروف ولا احفظ لفظه والوقت لا يساعدني۔ (دستخط) احمد اللہ عفی عنہ

یہ جواب ٹھیک ہے کیونکر نہو حالانکہ کافر تو مخاطب ہی نہیں ہے نماز وغیرہ فرعیات سے۔ تو نہیں دیکھتا کہ قول علیہ السلام جب اپنے رسول کو حکم دیا ایک قوم کفار تمکو ملیگی انکو اول توحید کی ہدایت کر و جب وہ مسلمان ہوجاویں تو پھر نماز کی تلقین کرنا۔ حدیث معروف ہے اسوقت مجھے لفظ یاد نہیں ہیں اور وقت تنگ ہے ورنہ کتاب سے نقل کر دیتا۔

جواب۔ مولانا کے اس کلام کو میں تو کیا کوئی بھی اہل علم نہ سمجھ سکیگا۔ کہ امر متنازع سے اسکو کیا تعلق ہے مطلب اسکا تو یہ ہے کہ مرزائی نیچری وغیرہ چونکہ کافر ہیں اسلئے انپر نماز فرض ہی نہیں کیونکہ کافر کو نماز کا حکم نہیں۔ اس صورت میں اگر ہم یہ بات ثابت کر دیں کہ انپر نماز فرض ہے تو غالباً مولانا کو انکی اقتدا میں کلام نہ ہوگا۔ پس مولانا بغور ملاحظہ فرمائیں۔

یہ مسئلہ علم اصول میں عام طور پر معرکۃ الآرا ہے کہ کفار مکلف بالفروع ہیں یا نہیں یعنی انپر

نماز روزہ فرض ہے یا نہیں۔ جمہور اصولی حتی کہ محققین حنفیہ بھی اسکے قائل ہیں کہ کفار مکلف
بالفروع ہیں صاحب مسلم الثبوت لکھتے ہیں الکافر مکلف بالفروع عند الشافعیۃ
خلافا للحنفیۃ یہ کہکر پھر حنفیوں سے بھی بہت سے علماء کو شافعیوں کا ہمرائے بتلایا ہے اخیر
میں اسی رائے کو ترجیح دینے کو لکھا ہے۔

وللمثبت الآیات لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین ای الزکوۃ وفی
یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم وللہ علی الناس حج البیت الی غیر ذالک
والتاویل فی الکل بعید ص۶۹ ۔ مطبع انصاری دہلی۔

یعنی کفار کو مکلف بالفروع کہنے والوں کی دلیلیں یہ آیتیں ہیں جنمیں ذکر ہے کہ قیامت کے
روز کفار کہیں گے کہ ہمیں اسلئے عذاب ہو رہا ہے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور زکوۃ نہ دیتے تھے
اور دوسری آیت بھی اُن کی دلیل ہے جسمیں عام طور پر ذکر ہے کہ اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو یہ دلائل ذکر کر
صاحب مسلم باوجود حنفی ہونے کے فیصلہ دیتے ہیں کہ ان آیات کی تاویل کرنا بعید از انصاف ہے
اس تقریر سے معلوم ہوا کہ کفار کو مکلف بالفروع نہ کہنا کوئی اجماعی اصول نہیں بلکہ بعض
غیر محققین حنفیہ کا خیال ہے۔

ہاں مولانا صاحب نے جو حدیث پیش کی ہے وہ بھی قابل غور ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ بحکم الاہم
فالاہم کفار کو پہلے توحید سکھانی چاہیے کیونکہ یہ اصل الاصول ہے اور قبولیت اعمال فرعیہ
کے لئے شرط ہے جب وہ توحید کو مان جائیں تو اُن کو باقی احکام سکھانے چاہئیں اگر حدیث شریف کے
الفاظ کو غور سے دیکھیں تو یہ مدعا بلا تاویل خود انہی سے ثابت ہوتا ہے الفاظ حدیث بروایت
ترمذی یہ ہیں بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اھل کتاب فادعھم
الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ھم اطاعوا لذالک فاعلمھم ان اللہ
افترض علیھم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ھم اطاعوا لذالک فاعلمھم
ان اللہ افترض علیھم صدقۃ اموالھم فان ھم اطاعوا لذالک فایاک و

کہ اعلم امو الیعمن یعنی معاذ کو یمن کیطرف بھیجا تو فرمایا تو اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس پہونچیگا تو پہلے انکو توحید و نبوت کیطرف بلائیو اگر وہ اسکو مان لینگے تو انکو معلوم کرائیو کہ رات دن میں انپر پانچ نمازیں فرض ہیں اسکے بعد یہ معلوم کرائیو کہ انپر مال کی زکوٰۃ فرض ہے۔

اِس حدیث سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ توحید اور نبوت کی تصدیق کرا کر فروعات کا سبق دیا جائے۔ یہ نہیں کہ فروعات کفار پر واجب ہی نہیں۔ واجب تو ہیں مگر تعلیم موخر ہے۔ اگر اس حدیث کے طرز بیان سے عدم فرضیت فروع نکلتا ہے تو پھر یہ بھی کہنا پڑیگا کہ ایک نو مسلم کے حق میں نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کے درمیان بھی کچھ مدت کا فاصلہ ہے حالانکہ نہیں

علاوہ اسکے ابھی مولانا کی تقریر میں ایک سقم اور باقی ہے کہ یہ اصول اگر تسلیم بھی کیا جائے تو اُن کفار کے حق میں جو منکرین نبوت محمدیہ ہیں یعنی ملتزم الکفر قرآن مجید کے منکر توحید سے انکاری۔ نہ یہ کہ وہ بزبان خود تو اِن سب باتوں کو مانتے ہوں مگر بوجہ کسی بداعتقادی کے علما نے انپر کفر کا فتوےٰ دیا ہو۔ ایسے کافروں کے حق میں تو کسی کا یہ قول نہیں۔

میرے خیال میں اگر مرزائی۔ نیچری وغیرہ یہ سُن پائینگے کہ مولانا صاحب نے یہ فتوےٰ دیا ہے کہ ہم پر نماز فرض نہیں تو وہ مولانا ممدوح کے بہت شکر گزار ہونگے۔ اور بطور شکریہ مولانا صاحب کو لکھ بھیجینگے کہ

تم سلامت رہو ہزار برس   ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اصلاح پہلی تقریر مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کی ہے جو اہلحدیثوں کے مخالف ہیں اور دوسری تقریر مولوی ثناء اللہ صاحب کی ہے جو اہلحدیث ہیں جسپر مطلق چپ ہو گئے ہیں جسپر حسب ذیل اعتراضات ہیں۔

(۱) آپ نے جو اِس تقریر کو خارج از اصول اہلحدیث قرار دیا ہے تو کیونکر اسلئے کہ آجتک تو آپ اپنے مسئلہ پر کوئی حدیث لائے ہیں نہ آیہ قرآنی پھر دوسرے کو متبع اقوال رجال کہنا کیونکر جائز ہے۔

(۲) جب آپ اِن علماء کو ایک قطار میں کھڑا کرکے سوال کرینگے۔ تو حضرت عثمان اور حسن بصری اس قطار سے کیونکر خارج ہونگے جنکے قول پر آپکے مسئلہ کی بنا ہو کیونکہ حضرت عثمان صحابی ہیں اور قول صحابی باتفاق اہل سنت حجت نہیں۔ اور حسن بصری تو تابعی ہیں وہ یقیناً آپکے ہم قطار ہونگے۔ پس جو اُنکا جواب ہوگا وہی اُن علما کا بھی جواب ہوگا۔

اور جب آپ آیہ فان تنازعتم کو صحیح مانتے ہیں تو پھر اُسکے خلاف کیوں کرتے ہیں یعنی قول ایک صحابی اور ایک تابعی سے سارے قرآن اور سارے احادیث پر خط نسخ کھینچتے ہیں۔ زیادہ تر تعجب تو یہ ہے کہ اس منصب کیسے حاصل کرنے میں کہ آپکو سب سے سوال کرنے کا حق حاصل ہے آپنے امام مالک کی تقلید کرلی۔ اور عدالت کی شرط اقتدا ہونے کو نہیں مانتے فتلک قسمۃ ضیزیٰ

(۳) یہاں آپ بازی ضرور لیگئے غزنوی صاحب لاجواب ہیں۔ مگر یہ تقریر مخاصمانہ ہے محققانہ کیونکہ محققانہ جب ہوتی کہ آپ اپنے اصول سے خارج نہ ہوتے۔ اور یہاں بالکل بہک گئے کیونکہ غزنوی صاحب نے صرف اُنھیں علماء کے اقوال نہیں نقل کئے جو مقلد ہیں بلکہ آپ کے امام المحدثین بخاری کا قول بھی نقل کیا جو قائل خلق قرآن کو غیر قابل اقتدا جانتے ہیں اسیطرح خلف الجہمی کو بھی ناجائز کہتے ہیں۔ تو کیا آپ امام بخاری کو بھی زمرہ محققین سے خارج کرینگے حالانکہ تمام عالم کو معلوم ہے آپکا مذہب صحیح بخاری پر ہے۔

طرہ یہ ہے کہ آپ نے اسکا کوئی جواب بھی نہ دیا کہ آخر امام بخاری کا یہ فتوے غلط ہے یا صحیح کیونکہ آپکو نہ اُنکے اجتہاد میں عذر ہے نہ صحت روایات منقولہ میں اُنکے پھر اُسکو کیوں نہیں قبول کرتے آہ یہ کیسا اندھیر ہے کہ خلق قرآن کے قائل ہونے سے تو آدمی ایسا فاسق ہوجائے کہ اُسکی اقتدا جائز نہ ہو۔ اور سارے ظلم و فسق کے ساتھ وہ اس قابل رہے کہ اُسکی اقتدا کیجائے اسکو جانے دیجئے سنن ابوداؤد کی روایت میں ربیع بن خالد کا قول خود موجود ہے کہ حجاج کی **اقتدا اونہوں نے ترک کردی تھی**۔ پھر اُس سے کیوں روگردانی کرتے ہیں۔

تعامل صحابہ و تابعین سے تو یہ خارج نہیں ہو سکتا پھر اسی پر ایمان لائیے اور اُسی پر عمل کیجیے۔
واقعاً آپکے صحابہ و تابعین کے حالات نہایت عجیب ہیں کہ حجاج نے اتنے ظلم سے تو وہ نہ کافر ہوا نہ فاسق۔ مگر خلیفہ کو قاصد سے افضل کہنے پر وہ ایسا مجرم قرار پایا کہ اُسکے پیچھے نماز ترک کر دی گئی۔

جو اقوال علماے ائمہ اربعہ مذکور ہوئے اُنسے صرف اسی مسئلہ پر روشنی نہیں پڑتی کہ مسئلہ امامت و اقتدا واضح ہوتا ہے بلکہ حقیقت مذہب شیعہ مثل آفتاب نمایاں ہو رہی ہے کہ کل علما آپکے اُدھر ہی کیا کر رہے ہیں۔

اب آپ کو میں اسکی وجہ بھی بتا دوں کہ ائمہ اربعہ نے کیوں اقتدائے فاسق کو جائز رکھا اور علماے مابعد نے کیوں اس سے مخالفت کی جس سے غیر محقق ہونے کا اُنھیں خطاب دیا جاتا ہے۔ وجہ اُسکی یہ ہے

ائمہ اربعہ خود کیسے ہی ہوں خلفاے جور کے زمانہ میں تھے جو بخیال سلطنت و خلافت نماز پڑھنا اور پڑھانا جزو خلافت سمجھتے تھے۔ اسلیے یہ مسئلہ گڑھا کہ امام اگر فاسق ہو تو اُسکے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں کیونکہ اگر عدالت کی شرط لگاتے تو پھر کسی خلیفہ کے پیچھے نماز درست نہ ہوتی اور جب وہ قابل امامت نہ رہتے تو ان ائمہ اربعہ کو کب زندہ چھوڑتے لہذا مصلحت وقت سے وہ مجبور تھے کہ اسکی اجازت دیں صلوا خلف کل برو فاجر اس وجہ سے یہ مسئلہ ایسا ضروری قرار پایا کہ اصول دین اہل سنت میں داخل ہوا۔ یہ وجہ تھی انکے اجازت کی۔

متاخرین کا زمانہ چونکہ ان قید بندیوں سے فی الجملہ آزاد تھا اور یہ مسئلہ ایسا نفرت انگیز تھا کہ ذی فہم آدمی ایک منٹ کیلئے بھی اسکو تجویز نہیں کر سکتا۔ اور شیعوں کی طرف سے اسپر اعتراضات بھی ہوتے۔ اسلیے انھوں نے عام طور سے اپنے مذہب کی اصلاح شروع کی اور چاہا کہ اس عیب سے مذہب کو پاک کریں۔

مگر بمجوائی لن یصلح العطار ما افسد الدہر کسیطرح اسمیں کامیابی نہ ہوئی کیونکہ تیسرے طبقہ والوں نے سونچا اگر انکا قول قبول کرتے ہیں تو بزرگوں کے کارنامے سب مٹے جاتے ہیں کیونکہ ماشاء اللہ ابتدائے خلافت سے آجتک ایک متنفس بھی تو ایسا نہیں ملتا جو صفت فسق و فجور سے معرا ہوا ورصفت عدل و تقوی سے متصف لہذا انھوں نے بھی مذہب کا اصلی رنگ قبول کیا اور ان لوگونکو غیر محقق کا خطاب دیا اور یہ نہ سمجھے کہ ائمہ اربعہ کا فتوےٰ مصلحت وقت پر تھا نہ حقیقۃً۔

اڈیٹر صاحب آپکو حنفیوں سے چونکہ قلبی عداوت ہے اسلئے انکے درپئے کمربستہ ہوگئے مگر محقق کی یہ شان نہیں علمائے شافعیہ کے اقوال کو بھی دیکھئے اور مالکیہ کے احکام بھی جو عام طور سے عدالت امام کے قائل ہیں اور فاسق کی اقتدا کو کسیطرح جائز نہیں جانتے۔ اسیطرح حنابلہ امامت فاسق کے منکر ہیں۔ پس جب تین امام ائمہ اربعہ سے فاسق کی اقتدا سے مانع ہیں اور خود بخاری کا بھی یہی مذہب کہ قائل خلق قرآن کے پیچھے جایز نہیں جس سے ایک نوع کی تائید اسی مذہب کی ہوتی ہے کہ اقتداے فاسق جائز نہیں۔

میں جہانتک دیکھتا ہوں مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی نے نہایت توضیح سے ائمہ اربعہ کا اتفاق اگر نہیں ثابت کیا تو ائمہ ثلثہ کا اتفاق ضرور ثابت کیا کہ اقتداے فاسق صحیح نہیں اور بخاری کو اگر آپ مقلد شافعی نہیں مانتے بلکہ مجتہد جانتے ہیں تو وہ بھی اسی مذہب کے سالک ہیں تو آپکی رائے ذاتی رائے قرار پائی جو عند العقلا مقبول نہیں۔

(۴) یہ تو بالکل ہاندلی ہے کہ آپ نووی کے قول کو اپنا مخالف نہیں مانتے اور ایسی تاویل کرتے ہیں جو کسیطرح انکے قول سے پیدا نہیں ہوتا وہ تو صاف صاف لکھتے ہیں ان مخفی الکفر ھنا کمعلنہ کہ کفر کا مخفی کرنیوالا مثل اعلان کرنے والے کے ہے۔

یہ عجب بات ہے کہ شرک جو بدتر از کفر ہے وہ تو آپکے یہاں ایسا ارزاں ہے کہ ہزار درجہ کا کوئی مسلمان اور عامل بالحدیث ہو مگر یا علی یا پیر دستگیر کہنے سے وہ مشرک قرار پاے۔ اور کفر

آپکے یہاں ایسا گراں ہو کہ بجز آریہ وغیرہ کے کسی پر اُسکا اطلاق ہی نہ ہو۔
یہ شرط آپکی کہ قرآن کو کلام خدا نہ مانتا ہو بالکل نرالی شرط ہے کیونکہ آجتک کسی نے یہ شرط نہیں
لگائی ہے۔ اگرچہ منکر قرآن کو کافر ضرور کہا ہے۔ مگر شرط اسلام نہیں لکھا ہے۔ اور بالفرض اگر مان لیا
جائے تو یہ ایسی شرط ہے کہ پھر کوئی کافر کافر ہی نہ رہے کیونکہ شاید ہی کوئی کافر ایسا ہو جو قرآن
کو کلام خدا نہ مانتا ہو ورنہ دل سے سبکو اسکا یقین ہے کہ یہ کلام خدا ہے مگر اپنے اغراض باطلہ کے
لئے زبان سے اقرار نہیں کرتے جسطرح توحید خدا کے سب قایل ہیں مگر زبانی منکر ہیں جحدوا
بها واستيقنتها انفسهم۔ پس اگر آپکی یہ شرط مان لیجائے تو جملہ کفار کی اقتدا صحیح ہو جائیگی
(۵) یہ دوسرا طرہ ہے کہ آپ ابن قیم کے قول کو بھی نہیں مانتے جو اہلحدیث کے دوسرے امام ہیں
اور انپر اور انکے اُستاد ابن تیمیہ پر آپکے مذہب کا دار و مدار ہے۔ پھر کہیئے لکھنے پڑھنے کی کیا ضرورت
ہے یہی کہیئے کہ میں کسیکا قول نہیں مانتا اپنی راے پر عمل ہے۔
(۶) یہاں گفتگو شخصی نہیں ہے بلکہ کلی ہے فاسق کی اقتدا یقیناً ناجائز ہے کسے باشد
اور انپر کیا منحصر ہے تمامی فرقہ اہل سنت اسی حکم میں ہیں۔
(۷) باب کی تجویز تو عموماً بمناسبت اُسی مسئلہ کے ہوتی ہے جو اُس میں مذکور ہو مگر بخاری کا مسلک
آپکے نزدیک یہ ہے کہ جو بات اُنھوں نے مقرر کیا ہے وہی مذہب ہے۔ پس بالفرض اگر ایسا ہی ہو تو ہمارا
کیا نقصان کیونکہ اُنکا قول بھی قول الرجال کے تحت میں ہے البتہ اگر وہ کوئی حدیث لاے ہوتے
تو بنا بر اصول اہل سنت اُسپر اعتماد ہو سکتا تھا۔ مگر فضل خدا سے اُنکو کوئی حدیث نہ ملی جس سے
امامت مبتدع و مفتون کا جواز ثابت ہوتا کیونکہ صرف قول عثمان و حسن بصری لکھا ہے جو بہ اتفاق
اہل سنت حجت نہیں۔ پھر اُنکے اس باب سے کیا نفع ہوا اور اُن علما کا کیا جواب ہو سکتا ہے کیونکہ
کوئی حدیث نہیں لائے ہیں لہذا علماے اہل سنت اُنکے جواب میں کہہ سکتے ہیں کہ هم رجال ونحن الرجال۔
کیا غضب ہے کہ خود تو اسکے بھی قائل ہیں کہ قول صحابی حجت نہیں اور پھر ایک صحابی کے قول پر
جو بہ اجماع صحابہ واجب القتل قرار پایا تمام دنیا کے دلائل کو رد کر رہے ہیں یہ کونسا انصاف ہے۔

(۸) یہ اعتراض کہ آپکے علما خلاف حدیث کرتے ہیں ایسا عام ہے جس سے کوئی مستثنےٰ نہیں کیونکہ یہ سنت خلفا کی قائم کی ہوئی ہے جنہوں نے خلاف حکم خدا و رسول خلافت کی بنیاد ڈالی اور بیعت کے لئے اسلام کو برباد کیا پھر اسکی کیا وجہ کہ خلافت میں تو آپ اُنکی مخالفت کو بالراس والعین قبول کرتے ہیں اور ان مسائل اختلافی میں علما پر آپ معترض ہوتے ہیں۔
کیا وہ علما یہ جواب نہیں دیسکتے کہ جسطرح آپنے ان احادیث کی مخالفت کی ہے ہمنے خود ناقل بھی ہیں
(۱) بموجب حدیث شریف بدعتی کی نماز قبول نہیں (۲) دو مسلمان جو آپس میں لڑتے ہوں انکی نماز قبول نہیں (۳) جس شخص کی امامت پر مقتدی بوجہ شرعی ناراض ہوں اسکی نماز قبول نہیں ہوتی (۴) جسکا لباس باوجود پاک وصاف ہونے کے حرام کمائی سے ہو اُسکی نماز بھی قبول نہیں۔(۵) غلام جو مالک سے بھاگا ہو اُسکی نماز قبول نہیں ہوتی۔
(۶) ماں باپ کی بے فرمان کی نماز قبول نہیں ہوتی اہلحدیث مورخہ ۱۳ مارچ
پس جسطرح آپ ان حدیثونکو نہیں مانتے اور ان لوگونکی اقتدا کو جایز جانتے ہیں اسیطرح اُن علمانے بھی اُن حدیثونکو نہیں قبول کیا اور نہیں مانتے۔
بلکہ حق یہ ہے کہ وہ تو ایک طور سے معذور بھی ہیں کیونکہ اُنکے یہاں دلیل شرعی چار ہیں کتاب سنت اجماع قیاس لہذا وہ اجماع وقیاس سے کتاب سنت کو رد کرسکتے ہیں۔اور چونکہ آپ مدعی اہلحدیث ہیں لہذا کتاب وسنت کو اصولاً نہیں رد کرسکتے باایں ہمہ ان حدیثوں سے آپنے چشم پوشی کی اور مخالفت پر آمادہ ہوئے۔
دیکھئے مذہب شیعہ کی حقیت اور مطابق کتاب وسنت ہونا کہ ان احادیث سے جتنی حدیثیں اُنکے قواعد سے صحیح ہیں اُنکا پورا اتباع کرتے ہیں اور ہرگز اُسکی مخالفت کو جایز نہیں سمجھتے بخلاف آپکے کہ خود اُن حدیثونکو لکھتے ہیں اور پھر نہیں مانتے۔
(۹) یہ عجیب طرح کا مضمون ہے کہ انکو قصداً امام نہ بنانا چاہیے اور نماز پڑھتے ہوں تو ملجانا چاہیے جسکی نہ کوئی دلیل ہے نہ حجت اگر قول حضرت عثمان وحسن بصری پر مدار ہے تو وہ عام ہے

دونوں حالت کیلئے اور اگر کوئی دوسرا تمسک ہو تو اسکو پیش کیجیے۔

میرے مخدوم۔ یہ تو سمجھئے امام کب امام بنتا ہو۔ جب ماموم اُسکو امام بنائیں اور اُسکی اقتدا کریں۔ پس اگر فاسق کا امام بنانا ناجائز یا مکروہ ہو تو وہ امام ہی کیونکر بن سکتا ہو جب تک اُسکی اقتدا نہ کیجاے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہو کہ کچھ لوگ اُسکو عادل سمجھتے ہوں اور اُسکی اقتدا کرتے ہوں تو بے شک جماعت قائم ہو سکتی ہو۔ مگر جو شخص فاسق سمجھ رہا ہو اُسپر اُس کی اقتدا کیونکر جائز ہوگی اور نماز اُسکی کیونکر صحیح ہوگی۔

یہ تقریر آپ کی محض مغالطہ آمیز ہو کہ "انتخاب امام کیوقت اُن لوگوں کو منتخب کرنا چاہیئے بلکہ میرا دعوے تو صرف یہ ہو کہ یہ لوگ اگر نماز پڑھا رہے ہوں تو انکے ساتھ ملکر پڑھنے سے نماز ہو جائیگی"۔ کیونکہ مقتدی جب اقتدا کریگا تو اپنا انتخاب ہے خواہ قبل از جماعت انتخاب کرے یا بعد قیام جماعت کیونکہ یہ فعل اُنکا اختیاری ہے۔ ہاں اگر یہ صورت نکالیئے کہ بعد اقتدا اُسکا فسق معلوم ہو کہ وہ فاسق ہو اتو ایک صورت ہے

(۱۰) اسکی دلیل لائیے کہ کیوں الگ بیٹھے رہنا جائز نہیں والا لازم آتا ہو کہ اگر نماز پڑھ چکا ہو تو بھی اقتدا لازم ہو ولا یقول بہ احد

(۱۱) یہی تو بحث ہو آخر کس دلیل سے اُنکی اقتدا جائز ہو کیونکہ دلیل آپکی تو صرف قول عثمان و حسن بصری ہو کسیطرح دلیل نہیں پھر وہ کون سی دلیل ہو جس سے آپ جوانکے قائل ہیں۔

کرما! ایک طرف تو آپ یہ دعوے کرتے ہیں "میرے مذہب میں سوا قرآن و حدیث کے کوئی قول حجت شرعی قیمت نہیں ہے" دوسری طرف آپ یہ لکھتے ہیں "بموجب حدیث شریف بدعتی کی نماز قبول نہیں ہوتی دو مسلمان جو آپس میں روٹھے ہوں اُنکی نماز قبول نہیں ہوتی وغیرہ ساور پھر کہتے ہیں ان لوگونکی اقتدا جائز ہو" آخر کسی بات پر تو استقرار ہونا چاہیے اگر حدیث مانتے ہیں تو انکی اقتدا ناجائز اور اگر انکی اقتدا جائز ہو تو دعوی عمل بالحدیث غلط۔ توجیہ تو چاہیے نکالئے مگر حدیث کا صریح مطلب یہی ہو کہ جب خود انکی نماز صحیح نہیں تو

انکی اقتدا کب جائز ہوگی اور اگر باوصف عدم صحت نماز اقتدا صحیح ہو تو پھر ہر کافر و مشرک کی اقتدا جائز ہوگی کیونکہ عدم صحت نماز میں دونو مساوی ہیں۔

وجود شرعی بغیر تحقق شرائط کیونکر ممکن ہے کیا بلا طہارت و بلا ارکان صلوٰۃ نماز صحیح ہوگی جب نماز میں بلکہ کل عبادات میں نیت شرط ہے تو بلا صحت نیت کیونکر انکا وجود ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کفار کے عمل صحیح نہیں۔

(۱۲) دونو کا قیاس قیاس مع الفارق ہے کیونکہ مطلق اعمال خیر اور چیز ہیں اور واجبات کا حکم جداگانہ ہے اور قیاس پر تو آپکا عمل نہیں پھر اُس سے کیونکر کام لے سکتے ہیں۔

یہاں گفتگو اسی میں ہے کہ امامت فاسق سے نماز صحیح نہیں ہوتی اور جب صحیح نہیں تو قبول بھی یقیناً نہیں۔

(۱۳) تم آپنے یہاں کوئی نئی دلیل دی ہے۔ بلکہ وہی قول ابن حزم ہے جسکو آپ پہلے نمبر میں لکھ چکے ہیں اور اُسی کے مقابلہ میں یہ سب تحریریں آپکے مخالفین لکھ رہے ہیں پھر اُسی قول کو مکرر لانا کون سی عقلمندی ہے۔

ابن حزم کچھ اُن علما سے نہیں ہیں جنکی امامت پر اتفاق اہل سنت ہو کل مقلدین اُنکے خلاف ہیں کیونکہ وہ امام اہل الظاہر ہیں جنکی مخالفت میں ہزارہا کتابیں ہو چکیں پس اُنکا قول اور آپکا قول مساوی ہے۔ قول ایسا لانا چاہیے جو مسلم بین الفریقین ہو۔

نقل عبارت میں بھی آپنے خیانت کی ہے کیونکہ قبل اس تقریر کے ابن حزم مذکور لکھتے ہیں الکلام فی الصلوٰۃ خلف الفاسق والجہاد معہ والحج ودفع الزکوٰۃ الیہ نفاذ احکام من الاقضیۃ والحد وغیر ذلک قال ابو محمد ذہبت طائفہ الی انہ لایجوز الصلوٰۃ الا خلف الفاضل وہو قول الخوارج۔ والزیدیہ۔ والروافض۔ وجمہور المعتزلہ وبعض اہل السنہ۔ وقال آخرون الا الجمعہ والعیدین وہو قول بعض اہل السنۃ وذہبت طایفہ الصحابہ الی اخرہ صـ ۱۲۶ جلد ۳ (اہلحدیث نے غلطی سے جلد ۴ لکھا ہے

یعنی امامت صلوٰۃ خلف الفاسق کے متعلق کلام ہے۔ ایک طائفہ اسکا قائل ہے کہ نہیں جائز ہے نماز مگر پیچھے فاضل کے۔ یہی قول خوارج۔ زیدیہ۔ روافض اور جمہور معتزلہ۔ اور بعض اہل سنت ہے۔ اور بعض لوگ قائل ہیں کہ یہ استثنا جمعہ وعیدین یہ قول بعض اہل سنت ہے

مقصود میرا نسبت خیانت فی النقل سے یہ ہے کہ اس عبارت منقولہ سے آپکی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی مذہب تمام اہل سنت ہے حالانکہ بہ نقل ابن حزم بہت سے لوگ خود اہل سنت سے اسکے مخالف ہیں تو یہ مسئلہ اجماعی اہل سنت نہیں ٹھہرا بلکہ اختلافی ہے اور اگر خوارج و معتزلہ و زیدیہ کو بھی اسمیں شامل کرلیں جو درحقیقت اسلامی مذہب کے فرقوں سے ہیں تو مخالفین کی تعداد اور بڑھ جاتی ہے۔

اڈیٹر صاحب اگر غور کریں تو ابن حزم کی تقریر آپکے مسلک کے بھی خلاف ہے کیونکہ آپ انتخاب امام میں فاسق کے انتخاب کو منع کرتے ہیں اور ابن حزم عام طور سے اجازت دیتے ہیں۔ تو وہ بھی آپکے پورے موافق نہیں ہیں پھر ابن حزم کا دعویٰ سائر صحابہ کی نسبت غلط ہے کیونکہ سعد بن عبادہ۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام طلحہ زبیر عبداللہ ابن زبیر اور ہزارہا صحابہ تارکین صلوٰۃ خلف العثمان اس رائے کے قطعی مخالف تھے اسیطرح تابعین میں شعبی وغیرہ کا قول و عمل سابقًا مرقوم ہوا۔ اور جمہور صحابہ جلیلہ سے قول بخاری اور اقوال علمائے ائمہ اربعہ مولوی عبدالجبار غزنوی کی تحریر میں مذکور ہوا پھر انکا قول کیونکر قابل استدلال ہو سکتا ہے جب انکے خلاف اسقدر شہادتیں موجود ہیں۔

ابن حزم صلوٰۃ خلف الحجاج کے قائل ہیں حالانکہ سنن ابوداؤد میں ربیع بن خالد کا یہ قول موجود ہے کہ انھوں نے اقتدائے حجاج اس وجہ سے ترک کی تھی کہ وہ خلیفہ کو پیغامبر سے افضل کہتا تھا۔

(۱۴) یہ بھی غلط ہے کہ اُنھوں نے کوئی عقلی یا نقلی ایسی دلیل دی ہو جسے دلیل کہہ سکیں کیونکہ وہ عقلی نقلی دلیل اُنکی یہی ہے۔ احتج من یقول بمنع الصلوٰۃ خلفھم بقول اللہ تعالیٰ انما یتقبل اللہ من المتقین فیقال لھم کل فاسق اذا نوی یصلوٰۃ رحمنا اللہ فھو فی ذلک من المتقین فصلاتہ متقبلہ ولو لم یکن من المتقین الا من لا ذنب لہ ما استحق احد ھذا الاسم بعد رسول اللہ ص قال اللہ عز وجل

ولو یواخذ اللہ الناس بظلمھم ما ترک علیہا من دابۃ ولا یجوز القطع علی
الفاسق بانہ لم یرد بصلاتہ وجہ اللہ ومن قطع بھذا فقد قال ما لا علم لہ
بہ وقال ما لا یعلم وھذا حرام وقال تعالیٰ ولا تقف ما لیس لک بہ علم
وقال عزوجل وتقولون بافواھکم ما لیس لکم بہ علم وتحسبونہ ھینا وھو
عند اللہ عظیم۔ پس یہی دلیل عقلی ہو انکی یا نقلی کہتے ہیں جو لوگ منع کرتے امامت فاسقین
کو وہ اس سے استدلال کرتے ہیں کہ خدا کہتا ہو انما یتقبل اللہ من المتقین۔
اسکا جواب یہ دیتے ہیں کہ جسنے نیت کی اپنی نماز میں رحمت خدا کا وہ اس مادہ میں متقین سے ہے
اور نماز اسکی مقبول ہے۔ اور اگر صرف وہی متقی ہو جس سے کوئی گناہ نہیں ہوا تو پھر بعد
رسول اللہ کوئی اس اسم کا مستحق نہیں۔ اور کسی فاسق کے نسبت یہ یقین نہیں ہو سکتا کہ
اسنے غیر خدا کی نیت کی ہو۔ اور جو ایسا کہے اسنے بلا علم دعوے کیا جس سے خدا منع کرتا ہے
ولا تقف ما لیس لک بہ علم وتقولون بافواھکم۔
اسی تحریر کو اڈیٹر صاحب نے دلیل عقلی ونقلی کا خطاب دیا ہو حالانکہ یہ ایسی لغو تقریر ہے
جسکی کوئی انتہا نہیں کیونکہ مانعین کا تو یہ استدلال ہو کہ خداوند عالم بطور حصر فرماتا ہو انما
یتقبل اللہ من المتقین کہ صرف انھیں لوگوں سے قبول کرتا ہو جو متقی ہیں جسکا مفہوم
یہ ہو کہ غیر متقی کا عمل قبول ہی نہیں ہوتا جواب آپ یہ دے رہے ہیں کہ جب اسنے نماز پڑھی
تو وہ متقی ہو گیا۔ تو خدا کا یہ کلام فما کان صلوتھم عند البیت الا مکاء وتصدیہ
کیا ہو گا اور آیہ فویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون الذین ھم
یراؤن ویمنعون الماعون کیا ہو گا کیونکہ اگر نماز انکی صحیح ہوتی تو انپر ویل کیوں
ہوتا اور وہ متقی ہوتے تو انکی نماز کیوں نہ مقبول ہوتی۔
رہا یہ امر کہ متقی صرف وہ شخص ہو جو لا ذنب لہ ہو ایسے معنی ہیں جو آپکے ایجادات سے ہیں
کیونکہ ایسا شخص تو معصوم کہلاتا ہو متقین کی تعریف قرآن میں دیکھیے المتقین الذین

یومنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنا ھم ینفقون پھر کون کہہ سکتا ہے کہ متقی وہی شخص ہے جو معصوم ہو اگرچہ وہ بھی متقی ہے مگر درجۂ عصمت اُس سے بالاتر ہے۔

یہ امر اور بھی عجیب ہے ولا یجوز القطع علی الفاسق کہ فاسق کے نسبت یہ یقین نہیں ہو سکتا کہ اُسکی نیت غیر وجہ اللہ ہے حالانکہ خدا کہتا ہے قل انفقوا طوعا او کرھا لن یتقبل منکم انکم کنتم قوما فاسقین جب معلوم ہوا کہ بوجہ فسق اُنکا انفاق قبول نہوگا تو پھر اُنکی نماز کیونکر قبول ہوگی اور جس دلیل سے انفاق کی عدم مقبولیت پر قطع حاصل ہے اُسی دلیل سے نماز کے عدم قبول پر بھی قطع و یقین حاصل ہے۔

آیۂ لا تصف اور تقولون بافواھکم کو تو اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں کیونکہ اُسکا فسق تو معلوم ہے اور آپ بھی اُسکو فاسق کہہ رہے ہیں صرف بوجہ نماز کے متقی بنا رہے ہیں۔

غرض اگر یہ تقریر تسلیم کر لیجائے تو پھر نہ دنیا میں کوئی فاسق رہتا ہے نہ غیر متقی نہ غیر مقیم الصلوٰۃ سب مساوی ہیں حالانکہ خدا فرماتا ہے افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوٗن۔

اسی تقریر مہمل کو اڈیٹر صاحب دلیل عقلی و نقلی کا خطاب دے رہے ہیں حالانکہ یہ ایسی تقریر ہے کہ اس سے قائل کا تعصب نمایاں ہے چہ جائیکہ وہ قابل التفات ہو۔

(۱۵) بے شک مضمون میں ایک مہمل تقریر اسکے متعلق کی ہے کہ صلوٰۃ ماموم و امام میں کچھ بھی ربط نہیں جو موافق ہے۔ آپکی تقریر کے اور آخر میں یہ بھی لکھا ہے اور اجیبوا داعی اللہ سے استدلال کیا ہے مگر اولاً اس کو ربط نہیں ثانیاً فاسق داعی الی اللہ نہیں ہو سکتا ثالثاً مصلی عام طور سے داعی اللہ نہیں کیونکہ داعی اللہ وہی ہو سکتا ہے جو کسی قسم کی دعوت کرے رابعاً پھر لازم آتا ہے کہ ہر شخص پر بلا تحقق شرائط حج واجب ہو جب کوئی حج کو جائے کیونکہ وہ بھی بقول ابن حزم داعی الی اللہ ہے اور اجابت داعی الی اللہ واجب ہے۔

اور اگر جماعت بنا بر اخل تعاونوا علی البر والتقویٰ ہو تو پھر لازم آتا ہے کہ جب بسیط حکایہ و تقویٰ ہو تو اُسمیں مشارکت سب پر واجب ہو۔ تو اب کوئی روزہ رکھے تو اُسکے ساتھ شرکت واجب ہے کوئی کسی قسم کا عمل خیر کرے اُسکی شرکت واجب ہو ولا یقول بہ احد۔

(۱۵) حافظ صاحب کے وسعت خیال سے آپکا خیال صحیح ہے کیونکہ آپ تھا ولو اعلی ہاتھ
مخاطب مسلمان ہوتے ہیں مشرکین حالانکہ کوئی بھی اسکا قائل نہیں کہ اسکے مخاطب کفار ہیں مگر
کوئی دلیل ہو تو پیش کیجئے ۔
(۱۶) یہان آپنے بالکل مغالطہ سے کام لیا کیونکہ مولوی غزنوی کی پہلی آیت اولئک الذین
حبطت اعمالھم فی الدنیا والاخرۃ ہے جس سے وہ استدلال کرینگے امام کی نجاست
بدن یا کپڑے سے جو مقتدی کی نماز فاسد اور باطل ہو اور عقیدے کی نجاست وخباثت
سے بحکم آیہ کریمہ مذکور موجب حبط اعمال ہے اس سے مقتدی کی نماز کو نقصان نہیں پہونچ
اسکو تو آپ بالکل ہضم کر گئے حالانکہ اونہون نے حدیث بخاری اور احمد سے بھی استدلال
کیا تھا جو نہایت مستحکم استدلال ہے ۔ اور یہ سمجھے آپ آیہ ما کان للمشرکین ان یعمروا
مساجد اللہ پر ۔ اس قسم کا مغالطہ کسیطرح جائز نہیں کیونکہ یہ استدلال اونکا
اگر لا جواب تھا تو تسلیم کرتے اور اگر قابل رد تھا تو رد کرتے یہ کیا کہ بالکل سکوت کیا بہرحال
جب آپنے اسکو تسلیم کیا کہ مشرکون کا فعل بردگی نہیں ہوتا ۔ اسلئے ہمکو رد کیا تو پھر
کس منہ سے آپ یہ کہتے ہین مگر نماز تو مسلہ بردگی ہے پھر اس سے ہمکو کیا غلو ہوا
کیونکہ اگر آپکا مطلب یہ ہے کہ نماز خواہ کسیکی ہو اور کیسی ہو بر مسلہ ہے تو غلط ہے کیونکہ
اسی نماز کی نسبت خدا فرماتا ہے ما کان صلوتھم عند البیت الا مکاء و تصدیۃ
تو پھر اونکی نماز کو مسلہ بردگی کیونکر کہ سکتے ہین ۔ اور اگر آپکا یہ مطلب ہے کہ نماز مومن کی مسلہ بردگی
ہے تو اس بات کا کسکو انکار ہے ۔ مگر ہمکو اس سے کیا فائدہ ۔
(۱۷) یہ بھی آپکے نجاست کی دلیل ہے کیونکہ مولوی غزنوی صاحب کا استدلال یہ ہے
کہ حکم اعانت بر و تقوی میں کفار نہیں مخاطب ہین اسکے ثبوت مین اونہونے دو آیتیں پیش
کیا ایک یہ کہ مشرکین کو حکم نہیں کہ تعمیر مسجد کرین ۔ دوسرے یہ کہ خدا نے منافقین سے خروج
کو بغرض جہاد منع کیا جس سے بصراحت معلوم ہوا کہ معاونت بر و تقوی مین اونسے
تخاطب نہین ہے بلکہ مومنین سے ہے پھر کیونکر آپ اسکے مدعی ہوسکتے کہ یہ آیت بھی اصل
مطلب اجنبی ہے تیسری دلیل اونکی حدیث ہے کہ ہم مشرکین سے مدد نہین لیتے ۔

ہان اس اصل کی اصلیت معلوم ہونی ضرور تھی۔ صحابہ کرام ظالم حاکمون کے پیچھے نماز پڑھتے
رہے اسمین یہ معلوم ہوا کہ یہ اصل مذہب ہی اتباع صحابہ ہے نہ اتباع خدا ورسول مگر افسوس
ان میں اصل معنی یہ ہو کہ کوئی نقصان نہیں کیونکہ روایت سے صحابہ کا امر ان لوگوں کی جو ظالمون کی
اقتدا نہیں کرتے تھے پھر کیا سبب ہے کہ آپ ان صحابہ کے طرز عمل پر عمل نہیں کرتے جو ظالمون کی
اقتدا کے منکر تھے مثل سعد بن عبادہ کے جنہوں نے خود حضرت ابوبکر کی اقتدا ترک کر دی تھی۔
اور ابوہریرہ معاویہ کو چھوڑ کر جناب امیر کے پیچھے نماز پڑھنے آیا کرتے۔
(۳) ان اقوال الرجال سے کیا خارج ہیں جو اونکے قول کو آپ سند مین لاتے ہین حالانکہ انکا شمار تو
آپ ہی کے وجوہ مین ہے نہ اون علما مین جنسے ہم آپ استدلال کر رہے ہین۔
آپ کو معنی بھی نہیں ہیں مجھے قیاس سے کام لے سکین وجود شرعی وغیرہ وجود شرعی سے یہان
بحث نہین بحث صرف اسقدر ہے کہ فاسقین کی اقتدا کا حکم ہے یا نہین جسے ہمنے آیات
و احادیث و عمل صحابہ و تابعین و اقوال آئمہ اربعہ سے ثابت کر دیا کہ امامت فاسق مطلقاً جائز
نہین کما مر

مولوی ابو عبید محمد اللہ صاحب لعل ... سکے جواب مین جو آخر میں صاحب نے استعداد فرمایا ہے
اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ کفار بھی مثل مسلمین کے مکلف ہین نماز و روزہ کے ساتھ ہی عمل انکے
وجود شرعی نیت اور ادا اسکے ارکان پر موقوف ہے۔ قبولیت یا عدم قبولیت امر دیگر ہے
شریعت مین اسکا ثبوت ملتا ہے کہ بعض وقت فعل کا وجود شرعی ظاہر یہ متحقق ہو جاتا ہے مگر
کسی مانع شرعی کی وجہ سے قبولیت کے درجہ کو نہین پہونچتا لہذا کفار کی نماز بھی صحیح ہوگی
اگرچہ بوجہ مانع شرعی مقبول نہو۔ تو بنا بر اصول صاحب مسک الختام اونکی اقتدا بھی جائز ہوگی
کیونکہ یہی اصول ہو۔ جسکی نماز صحیح اوسکی امامت بھی صحیح ہے لہذا اقتدا ایسے کفار بھی
جائز ہوا۔ اس مضمون کو مولوی ابو القاسم مصطفے امرتسری نے یون لکھا ہے کہ آپکا دعوی یہ
ہے کہ کافر کے پیچھے نماز جائز ہے مورخہ ۲۰ ربیع الاول
اور میں صاحب اہلحدیث نے اس بات سے کسیطرح انکار بھی نہین کیا لہذا معلوم ہوا کہ آپ اسکو
مقید رہین کہ کافر کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے"

اس مسئلہ پر میری تحریر اس غرض سے ہے کہ شیعوں کو اسمین کسیطرح کا تردد ہے تو
اس غرض سے کہ اس مسئلہ کے فیصلہ سے مذہب اہلسنت نیست و نابود ہو گا بلکہ محض حسب منشا
ہمین خیال کہ شاید حضرات اہلسنت اپنی نماز صحیح کرین۔ اسی خیال سے دفتر اصلاح سے
رسالہ وضو۔ رسالہ کلوخ۔ البسملہ بھی شایع کیا جو صبا حضرات اہلحدیث کو مفت بلا قیمت
دیا گیا۔ اسیطرح یہ مسئلہ بھی واضح کر دیا گیا لیکن یہ مسئلہ متعلق عبادات سے ہے نفسانیت کو
اسمین دخل دینا مناسب نہین۔

ایک نہین بیس پچیس آیتین قرآن کی لکھدی گئی تھین اگر کچھ بھی غور و فکر کیا جاے تو معلوم
ہو سکتا ہے حکم خدا کیا ہے تاویل کرنیکی تو بات ہی دوسری ہے کہ صریح آیہ وامسحوا برؤسکم
وارجلکم الی الکعبین کی ایسی گت بنائی گئی کہ وہا سر آدہا مسح ہو گیا۔ اسی آیہ سے سر کا مسح نکالا
گیا اور پیرون پر غسل کا حکم دیا۔

اسیطرح احادیث رسول اللہ بھی صحاح ستہ سے علیحدہ لکھی گئین کہ اگر اہلحدیث ہونگے
تو اونپر ضرور عمل کرینگے۔

اسکے بعد عمل صحابہ بھی دکھا دیا گیا حالانکہ خود قائل ہین قول صحابی حجت نہین مگر ہمارے
مذہب کا مدار اسی پر ہے کہ حضرت عثمان نے کہا باغیونکے ساتھ نماز پڑھو مینے اسکے مقابلہ
مین ایسے مقدس صحابہ کا طرز عمل دکھایا کہ کسی سنی کو اونکے تقدس اور احتیاط مین خدشہ
نہین ہو سکتا۔ سعد بن عبادہ جنہون نے حضرت ابوبکر و عمر کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑدی
حضرت ابو قتادہ جنہون نے خالد بن ولید کے پیچھے نماز ترک کی۔ طلحہ۔ زبیر جنہون نے حضرت
عثمان کی اقتدا ترک کی۔ اور سعد بن ابی وقاص ابو مسلمہ بن عمر جنہون جناب امیر کی اقتدا
ترک کی۔ اور عبد اللہ بن زبیر جنہون نے جماعت مسلمین سے علیحدہ گی کی پھر حضرت
ابوہریرہ کا طرز عمل دکھایا کہ نماز پڑھتے وہ جناب امیر کے ساتھ اور کھانا
کہانے کے وقت دستر خوان معویہ پر موجود رہتے۔

اسکے بعد امام شعبی تابعی کا طرز عمل دکھایا جنہون نے نماز جماعت ترک کر دی تھی
اور اوس زمانہ کی مسجدونکو اپنے گھر کے پاخانہ سے بدتر سمجھتے۔

اسپر بھی اگر حضرات اہلسنت امام عادل کی اقتدا نہ کرین اور فاسقین ہی کو اپنا مقتدا بنائین تو مجبوری ہے۔

مگر نہین اگر وہ مقلد ہین ائمۂ اربعہ کی تقلید مین تو اونکے فتوی بھی حاضر ہین جو ایک نہین بلکہ چارون امام کے مقلدین کے فتوی ہین۔

اور اگر غیر مقلد ہین تو جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور مولوی ابو الوحید احمد اللہ صاحب امرتسری کے فتوی ملاحظہ کرین جیسپر اڈیٹر صاحب اہلحدیث نے کچھ شکوک بھی وارد کئے تھے اور مینے اونلوگون کی طرفسے ایسا اوسکا دفعیہ کیا ہے کہ انشاء اللہ قیامت تک سر نہ اوٹھا سکینگے۔

بہرحال نماز مومنین کی معراج ہے اور حدیث مین ہے کہ جب نماز قبول ہوئی تو اوسکے سب اعمال قبول ہونگے اور اگر نماز رد کی گئی تو سارے اعمال مردود ہین۔

اب مسلمانونکو اختیار ہے جس روش کو چاہین اختیار کرین۔ کیونکہ ہر عمل کی غرض قبول ہے اور جب نماز فاسق قبول ہی نہین جسکا اقرار خود اڈیٹر صاحب کو بھی ہے تو پھر ایسی نماز سے کیا حاصل۔ اور کیا فائدہ

نماز افضل عبادات ہے مسلمانونکو لازم ہے کہ اسکو سمجھ بوجھ کر ادا کرین کیونکہ نماز فرادا بھی ہو جاتی ہے اور باشرائط وارکان ہو تو ایسی نماز سے جو فاسقین کے پیچھے ہو ہزار درجہ وہ افضل ہے کیونکہ فاسقین کی اقتدا سے کسیطرح نماز صحیح نہین ہوتی۔

اب مجھے اپنے برادران دینی سے اسقدر عرض کرنا ضروری ہے کہ آپکے رسول اللہ اور آئمہ ہدی علیہم السلام نے ہدایت خلق اللہ مین کیا زحمت اوٹھائی۔ پس اگر مینے رسالہ اصلاح مین اسکی توضیح کی تو کیا مضائقہ۔ بیشک آپکے مال سے یہ رسالہ جاری ہے۔ اور اس مسئلہ سے آپکو کوئی نفع نہین کیونکہ آپ تو پہلے ہی امامت کے لئے عدالت کو ضروری سمجھے ہین۔ مگر کیا آپکے مال سے اگر کسی مسلمان کو نفع پہونچے تو آپکو ناگوار ہوگا۔ حاشا و کلا بلکہ آپ خوش ہونگے کہ عامہ مسلمین کو اس سے نفع پہونچے گا۔

اب مین اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون اور خدا سے امیدوار ہون کہ اس سے عامہ مسلمین کی

اصلاح ہو اور راہ حق کی ہدایت کرے جسکے لئے ہر شخص نماز مین اہدنا الصراط المستقیم کی قراءت کرتا ہے۔

افسوس کہ اصلاح کا سال تمام ہو رہا ہے اسلئے مین اس تحریر کو تمام کرتا ہون ورنہ ہنوز مخالف کے اقوال مین ایسے اسرار مخفی ہین کہ اگر اونکا اظہار کیا جائے تو پھر وضوح حق مین شبہہ نہ رہے کیونکہ اسی تحریر مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مین آپ دیکھ چکے ہین کہ حدیث صلوا خلف کل بر و فاجر باتفاق محدثین ضعیف ہے مگر حضرات اہلسنت نے اسکو ایسا قوی بنایا کہ اصول دین مین اسکو داخل کیا۔ ملاحظہ ہو فقہ اکبر وغیرہ

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ علی محمد وآلہ الطاہرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین من یومنا ھذا الی یوم الدین ۵

تبدیل تاریخ شیعہ کانفرنس واقع لکھنؤ

سکریٹری صاحب اطلاع دیتے ہین کہ آیندہ شیعہ کانفرنس کا اجلاس لکھنؤ مین ۲۴-۲۵-۲۶- دسمبر کو ہوگا جسکے وجوہات حسب ذیل ہین۔

(۱) مرکزی کمیٹی منعقدہ ۸ مارچ نے ۲۱-۲۲-۲۳- نومبر مقرر کی تھی جسپر بہت سے معترضات ہوئے اور قوم کی خواہش تھی کہ ماہ دسمبر ہو۔

(۲) لہذا ۲۶ جون کو یہ رے پاس ہوئی کہ اس سال کیواسطے ۲۹-۳۰-۳۱- دسمبر تاریخ جلسہ کانفرنس مقرر ہو جسکا اعلان بھی دیا گیا اور بلا استلاف یہ تاریخین مشتہر ہوین۔

(۳) محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس مسلم لیگ کے سکریٹریون نے ۱۳ ستمبر کو یہ تحریک کی کہ چونکہ یہ تاریخین ان دو نو جلسونکی ہین اسمین تبدیلی ہونی چاہیے ممبران شیعہ کانفرنس جناب نواب فتح علی خان صاحب بہادر قزلباش جناب نواب نصیر حسین خان صاحب خیال جناب خلیفہ سید حامد حسین صاحب جناب محمد حامد علی خان صاحب سکریٹری انجمن مرتضوی کلکتہ ودیگر معززین ممبران نے بھی اسپر زور دیا کہ تاریخ بدلنا

تاکہ وہ جلسوں میں شرکت ہو سکے۔

(۴) اگرچہ جلسہ شملہ اور بنارس وقت میں تاریخ کا بدلنا دشوار ہے مگر چونکہ شیعہ کانفرنس کی رفتار بالکل سلیم اور مستقیم اور مصلحانہ ہے کہ کسی سے مخالفت و منازعت نہیں منظور ہے لہذا بعد مراسلات پہلے پاک شیعہ کانفرنس کا اجلاس بجائے ۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر کو کیا جائے۔

(۵) اگرچہ یہ تاریخیں انجمن جعفریہ مظفر نگر کے اجلاس کی تھیں مگر نہایت شکر گذار ہوں کہ انجمن جعفریہ نے یہ تاریخیں شیعہ کانفرنس کو ہبہ کر دیں۔ اور انجمن جعفریہ کا اجلاس ۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر ہوگا۔

اصلاح ہم سب اتحاد و اتفاق کے خواہاں ہیں۔ مگر بات یہ ہے کہ جب تک ہم میں استقلال و ہمت نہ ہوگی کوئی کام ہمارا چل نہیں سکتا۔ ہمارے اخوان ہرگز ہماری اصلاح و فلاح سے خوش نہ ہونگے۔ اگرچہ ہم اونکی خدمت کے لئے جان ہی کیوں نہ دیدیں۔

شیعہ کانفرنس کو اپنی قوم کا زیادہ خیال کرنا چاہئے کہ ابھی اس قسم کے جلسوں کی ہو سکنے کی ابتدا ہے۔ نہایت نازک حالت میں ہے صدہا مخالف ہیں۔ سال گذشتہ کے دو تین جلسوں کو مخالف بنا رہے ہیں۔ لہذا نہایت سمجھ بوجھ سے کام کرنا چاہئے۔ اس قسم کے تذبذب سے موافقین کی ہمت بھی پست ہو جاتی ہے۔ لہذا آیندہ بہت احتیاط سے کام کرنا چاہئے۔ اب مومنین کو مناسب ہے کہ جہانتک جلد ہو سکے بہت مردانہ پن سے کام لیکر اپنے کانفرنس کو بارونق بنائیں۔ ۲۲ نومبر

اعلان ضروری شیعہ کانفرنس

(۱) جو ممبرین و وزیٹران بیرونجات شرکت شیعہ کانفرنس کے واسطے قبل سے لکھنؤ میں تشریف لائینگے وہ ایک وقت قبل از جلسہ اول کانفرنس کے مہمان سمجھے جائینگے۔

(۲) آنے والوں کو لازم ہے کہ جہانتک قبل ممکن ہو اپنی تشریف آوری اور وقت سے مطلع کریں تاکہ اسٹیشن پر تکلیف نہ اوٹھانا پڑے۔

(۳) سال گذشتہ انتخاب ممبران سبجکٹ کمیٹی کے متعلق بعض شکایتیں ہوئی تھیں اس مرتبہ حضرات

سے التماس ہے کہ دس دسمبر تک اون حضرات کے نام جنکو ممبر سبجکٹ مقرر کرنا منظور ہے دفتر میں بھیجدین تعداد کل ممبران سبجکٹ کمیٹی کی چالیس سے زیادہ نہوگی جسمین دس ممبر لکھنؤ کے اور تیس بیرونجات کے ہونگے۔

(۴) حضرات ممبران سبجکٹ کمیٹی کو کچھ زمانہ پیشتر سے لکھنؤ تشریف لانا ہوگا اور اس امر کی اطلاع دفتر سے دیجائیگی۔

(۵) تمام تجویزات تقریرین اور نظمین ۱۵ دسمبر تک دفتر ہذا مین آجانی چاہئین۔

(۶) ممبران مرکزی کمیٹی ایک روپیہ فیس ماہواری اپنی فیاضی سے دفتر کے کام چلانیکے واسطے عطا فرماتے تھے فیس کانفرنس علاوہ ہے۔

(۷) جن حضرات نے اپنی فیس ممبری کانفرنس قریب اجلاس عطا فرمانیکا وعدہ فرمایا تھا یا جن مقامات پر مجبوری سے ڈیپوٹیشن نہین جاسکا یا دیگر حضرات اپنی اپنی فیس جلد دفتر مین روانہ فرمائین کیونکہ اب وقت بہت کم رہا ہے اور بفضل خدا کام شروع کردیا گیا ہے حضرات مومنین کو چاہیے کہ کانفرنس کی اعانت مین سرگرم ہون۔ کیونکہ اس مرتبہ بہ نسبت سال گذشتہ کے جلسہ زیادہ عظیم الشان ہوگا۔ امید نہیں ہے کہ رفاہ عام ہال جلسہ کے واسطے کافی ہوسکے اسلیے ایک پنڈال بنوانیکی ضرورت ہے اسیطرح پر اور بھی ضرورتین ہین جنمین اخراجات کی زیادتی ہوگی لہذا مومنین کو نہایت فیاضی اور دریا دلی سے کانفرنس کی اعانت اور مدد کرنی چاہیے مجھکو زیادہ کہنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی کیونکہ خود مومنین ضرورت کانفرنس سے بخوبی آگاہ ہین اور خوب جانتے ہین کہ کوئی کام دنیا مین بغیر روپیہ کے نہین ہوسکتا۔

اصغر علی غضنفر ازیری سکرٹری

التماس — ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے برادران ایمانی اس تحریر کو بغور پڑھینگے۔ اور امید عمل درآمد بھی کافی طور پر فرمائینگے کیونکہ زمانہ کم رہ گیا ہے۔ اور کام بہت زیادہ ہے کارکن کم ہین سال کی حاجت سب سے زیادہ ہے۔ (ایڈیٹر)

اعلان انجمن جعفریہ مظفرنگر

بہ تحریک جناب قبلہ وکعبہ مجتہد العصر مولانا سید نجم الحسن صاحب۔ صدر انجمن جعفریہ مظفرنگر

اپنے جلسہ سالانہ کی تواریخ انعقاد آل انڈیا شیعہ کانفرنس کو دیکر اپنے جلسہ کی تاریخین ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - دسمبر ۱۹۰۸ء مقرر کردی ہین لہذا عرض ہے کہ اپنے اخبار مین اسکا اعلان فرماکر انجمن کو مشکور فرمائینگے - دیگر عرض ہے کہ جو حضرات دیگر مقامات سے شریک جلسہ ہون اونکے لئے مکان وسامان فروش وغیرہ مہیا کیا جاویگا - زیادہ نیاز -

آپکا خادم سید اصغر حسین انریری سکرٹری انجمن جعفریہ مظفرنگر

تحریر ضروری

جناب من تسلیم - غالباً جناب کو معلوم ہوگیا ہوگا - کہ ایجوکیشنل کانفرنس کی بیجا خواہش پر آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی تاریخین تبدیل ہوگئی ہین - اور ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - دسمبر مقرر کردی گئین حالانکہ ہرسال ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - دسمبر کو ہوا کرتا ہے - انہی تاریخونکو بچاکر شیعہ کانفرنس نے سالگذشتہ ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - دسمبر مقرر کی تھین - لیکن غالباً جنابکو معلوم ہو کہ ایجوکیشنل کانفرنس کی بعد گذشتہ چند سال سے آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ہوا کرتا ہے - چونکہ علیگڈہ پارٹی کا مقصود یہ ہے کہ حقوق مانگتے وقت شیعونکو بھی اپنا شریک رکہین - اور گورنمنٹ پر ظاہر کرین حقوق تمامی مسلمانان ہند کو ظاہر کرین - اسلئے شیعہ پارٹی کی میلان طبع اور خوش کرنیکی خاطر اسکا مستقل پریسیڈنٹ سر آغا خان اور سکرٹری سید حسن صاحب بلگرامی کو بناکر یہ دکہاتے ہین کہ مسلم لیگ تو تمامتر شیعون ہی کے ہاتھو مین ہے - اور امسال تو سالانہ اجلاس کی صدارت کیلئے مسٹر امیر علی کو تجویز کیا تھا - انکی عدم تشریف آوری پر مسٹر علی امام صاحب بیرسٹر کو پریسیڈنٹ بنایا اور شیعہ وکلا و بیرسٹرونکو مسلم لیگ کی رسی مین خوب جکڑ رکہا ہے اور شیعہ پبلک پر یہ ظاہر کرتے ہین کہ مسٹر کرامت حسین مسلم لیگ ہی کی بدولت جج ہائیکورٹ ہوئے ہین - اس بنا پر اونہون نے شیعہ کانفرنس سے یہ خواہش کی کہ آپکی کانفرنس کی تاریخین مسلم لیگ کی تاریخونسے ملتی ہین جو بہت کم زمانہ سے قائم ہے اور اسلامی جلسون کا ایکوقت مین ہونا بالکل زیبا نہین ہے اور شیعہ پارٹی ہی مین سے چند سربرآوردگان مثل خان بہادر مرزا شجاعت علیخان و نواب فتح علیخان صاحب و نواب نصیر حسین خان صاحب خیال و خلیفہ سید حامد حسین صاحب و حامد علیخان صاحب بیرسٹر ایٹ لا کہنا پیچھے لگا کر بلکہ انسے عدم شرکت شیعہ کانفرنس کی

دھمکی دلوا کر شیعہ کانفرنس کو تاریخین بدلنے پر مجبور کیا جو چند وجہ سے قابل اعتراض ہے۔

(۱) ۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر کی تاریخین شیعہ پبلک کی رای سے قرار دی گئی تھین - اور ایجوکیشنل کانفرنس کی تاریخونکو بچا دیا گیا تھا تاکہ کوئی شکایت نہو - البتہ مسلم لیگ چونکہ ایک پولٹیکل انجمن ہے اور اصولاً شیعہ کانفرنس کو پولٹیکل امور سے کوئی تعلق نہین ہے - اسلئے شیعہ کانفرنس نے اُسکا کچھ لحاظ نہین رکھا - ۲۴ سے ۲۸ تک وسیع میدان ہے ایجوکیشنل کانفرنس و مسلم لیگ دونو پانچ دنون مین طے ہو سکتے ہین۔

(۲) ۲۴ دسمبر کو تعطیلات شروع ہوتی ہین پس بیرونجات دور و دراز کے مومنین کیونکر شریک کانفرنس ہو سکتے ہین - اور جب اس کانفرنس کے نام سے پہلے آل انڈیا یعنی تمامی ہند کا لفظ لگا ہوا ہے تو تمامی ہند کے شیعونکو شرکت کا موقع دینا اور اس مین سہولت پیدا کرنا فرض ہے ورنہ یہ کانفرنس لکھنؤ یا اودھ شیعہ کانفرنس رہ جائیگی -

(۳) شیعہ کانفرنس کے سکرٹری صاحب نے اعلان مین اپنا منشا یہ ظاہر کیا ہے کہ آیندہ ایسٹر یا دسہرہ کی چھٹیون مین انعقاد کانفرنس ہوگا - چونکہ ان دونون موقعون پر تعطیلات قلیل ہوتی ہین اسلئے شیعہ پبلک کے یہ بھی مفید مطلب نہین - اور شیعہ پبلک بڑے دن کی تعطیل آمیز انعقاد کانفرنس چاہتے ہین جیسا کہ سابقاً معلوم ہو چکا ہے - پس ۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر کی تاریخین ہم کبھی اپنے ہاتھ سے نہ دینگے - ایجوکیشنل کانفرنس بڑے دن کی تعطیلات پر مستقل طور سے قبضہ کرنا چاہتی ہے - پس اگر اسوقت ہمنے اپنی منظور شدہ تاریخونکے لئے جدوجہد نہ کی تو ایجوکیشنل کانفرنس کے ہاتھون شیعہ کانفرنس کا خاتمہ سمجھئے - اسلئے کہ سوا ان دنون کے اور کسی موقعہ پر تمامی ہند کے شیعہ جمع نہین ہو سکتے - گویا یہ تاریخین ہمیشہ کیلئے ہمسے چھنتی ہین اور شیعہ کانفرنس کی درست کا سوال درپیش ہے -

(۴) مانا کہ مسلم لیگ مین ہمارے فرقہ کے چند لوگ شریک ہین - مگر ان معدودے چند آدمیونکے خاطر ہم تمام قوم کا خون نہین کر سکتے - اور نہ شیعونکی پالسی اسوقت پولٹکل امور مین پارٹ لینے کی ہے - تمام قوم چند آدمیون کی خاطر کیون نقصان گوارا کرے اسکی مثال ایسی ہے جیسی کہ نیشنل کانگریس مین چند مسلمان بھی شریک ہوتے ہین مگر مسلمان پھر بھی حیثیت

قوم کے اوس سے علیحدہ ہین اور نہ اُن گنتی کے چند مسلمانون کا اثر تمام افراد قوم پر پڑتا ہے اور نہ ایجوکیشنل کانفرنس مثل کانگریس کے لحاظ سے اپنی تاریخون کا تقرر و تغیر و تبدل کرتی ہے۔

(۵) چونکہ تمامی علما و مجتہدین شیعہ اس کانفرنس کے ارکان اولیہ و سرپرست خیال کئے گئے ہین۔ اور اُنھین کے ارشاد و ہدایت کے مطابق تمام کارروائی کانفرنس کی ہوتی ہے۔ ایجوکیشنل کانفرنس کی اسقدر پاس و لحاظ سے اپر حرف آتا ہے کہ وہی ہاتھ تھے جنھونے ایجوکیشنل کی شرکت کو اور اُسکی مالی امداد کو حرام قرار دیا تھا۔ اور آج در پردہ گویا وہی ہاتھ ایجوکیشنل کانفرنس کی جھولی مین روپون کا مینہ برسا رہے ہین۔ اور پھر مسلم لیگ کی رعایت سے علما پر نکتہ چینی کا معاملہ زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ علمائے شیعہ بھی مسلم لیگ کے طرفدار اور شیعون کی اُسمین شریک ہونے کے روادار ہین۔

اگرچہ آپکے سامنے میرا کچھ عرض کرنا چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق ہے اسلئے کہ آپسے زیادہ ان امور کو کون سمجھ سکتا ہے مگر دل مین ایک درد ہے رہ رہ کر ٹیس اُٹھتی ہین جنھون نے مجبور کر دیا کہ مین آپکی حضور مین سمع خراشی کرکے آپکی توجہ ان امور کی طرف مبذول کرون۔ آپنے خوب غور فرما لیا ہوگا کہ پردے مین کونسے ہاتھ کام کر رہے ہین پہلی اجلاس مین کسطرح برہمی پیدا کی اور دوسرے اجلاس کو برباد کرنے کی کوشش کس طرح کیجا رہی ہے آج آپسے تاریخین بدلوائی گئی ہین۔ کل آپسے یہ کہا جائیگا کہ اسلام مین تفرقہ نامناسب ہے ہم تم بھائی بھائی ہین۔ ایک ایجوکیشنل کانفرنس ہی کافی ہے جو بقول ہمارے معزز دوست سید حیدر حسین صاحب کے [illegible] صاحب کی گولیون کی خاصیت رکھتی ہے۔

سکرٹری صاحب کی تحریر سے ہمکو اطلاع ہوئی تھی کہ ۱۵ نومبر کو مرکزی کمیٹی کا جلسہ ہوگا چونکہ اسی خط مین کانفرنس کی تاریخون کے تبدیلی کا ذکر تھا اور ۱۴ کو یہ خط وصول ہوا تھا اسلئے ہمنے اُسی روز ایک تار اس مضمون کا سکرٹری کو دیا گیا کہ۔ تمام شیعہ ممبران کانفرنس تاریخون مین کسی قسم تبدیلی کی سخت مخالفت کرتے ہین۔ خیال تھا کہ یہ تار مرکزی کمیٹی کے جلسے مین پیش ہوکر کچھ اثر کریگا مگر نہ کوئی جلسہ ہوا نہ کچھ۔ جھٹ تاریخین بدل دی گئین صرف [illegible] چھوٹے موٹے آدمیون کے کہنے سے۔ نہ پبلک سے کوئی رائے لیگئی

نہ اظہار رائے کا موقع دیا گیا خیال فرمائیے عجب نادرشاہی کارخانہ ہے۔ اسپر سوائے اسکے کہ یہ شعر پڑھکر کہ ع گر ہمین مکتب است و این ملا - کار طفلان تمام خواہد شد کانفرنس کی فاتحہ پڑھ لی جائے اور کیا ہو سکتا ہے۔ تمام شیعیان دہلی و ممبران کانفرنس میں ہمارے برادر مکرم جناب سید حیدر مرزا صاحب موسوی و برادر عزیز سید احسن مرزا صاحب موسوی۔ و محب دلی مرزا مراد شاہ صاحب گورگانی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہین اسلئے کہ یہ وہی اشخاص ہین جنہون نے ابتک مثل والنٹیران کے شیعہ کانفرنس کی خدمت کی ہے۔ اور جنکا ذکر خیر **اصلاح** کے صفحات مین ہو چکا ہے۔ ہرگز پیر گنوان تاریخون کو منظور نہین کرتے اور سختی سے مخالفت کرتے ہین۔ اور متعدد خطوط اس بارہ مین سکرٹری صاحب کو بھیجے گئے ہین۔ اور بھیجے جا رہے ہین۔ اب حقیر حضور کی بہت سی سمع خراشی کر چکا ہے اور معافی مانگ کر رخصت ہوتا ہے۔ آپکے اشفاق بزرگانہ و الطاف کریمانہ سے امید واثق ہے کہ ہم شکستہ دلون کی آواز ممبر ورکنگ کانفرنس کے نقار خانے تک پہونچا کر اور اس کار خیر مین سعی فرما کر عند اللہ ماجور و مثاب ہونگے۔

سلطان، رضا عفی عنہ

اصلاح ہم قبل اس تحریر کے ایک نوٹ لکھ چکے ہین جسمین ان باتونکو بالاجمال لکھا تھا بعد ہ یہ مراسلہ پہونچا جو ٹوٹے ہوئے دل کی آواز ہے اسلئے بجنسہ درج کیا گیا تاکہ ممبران وکارکنان **شیعہ کانفرنس** اسپر غور کرین واقعات کی صحت مین کوئی عذر نہین۔ اور طبقہ علمائے اعلام ایدہم اللہ و ابقاہم سے جہانتک ہم سمجھ سکتے ہین۔ وہ بھی خوش نہین معلوم ہوتے۔ کیونکہ یہ اعتراض بہت صحیح ہے جو لوگ کسی طرح کا تعلق محکمہ جات سرکاری سے رکھتے ہین وہ کسیطرح ۲۵ دسمبر کو نہین پہونچ سکتے کیونکہ تعطیل کی ابتدا ہی ۲۴ دسمبر سے ہوگی اگرچہ بعض عمایدین کی خواہش بغرض شرکت ایجوکیشنل کانفرنس وغیرہ کے یہی ہے۔ کہ ۲۵ تاریخ رکھی جائے۔ مگر اکثر رائے پر بعض رائے کو ترجیح دینا انصاف کے خلاف ہے۔ اور چونکہ پہلے تاریخین مرکزی کمیٹی کی رائے سے منفسخ ہوئین۔ اور ۲۵-۲۶-۲۷ بلا مشورہ و استصواب مرکزی کمیٹی۔ لہذا کارکنان کانفرنس کسیطرح اسکے مجاز بھی نہین ہین کہ اپنی ذاتی رائے سے اوس رائے کو بدل دین جو جمہور مومنین کی رائے قرار پا چکی ہے۔

یہان استقلال دہمت قابل ملاحظہ ہے کہ وکیل وغیرہ اخبار ونمیں مسلم لیگ کی تاریخین تمام شائع ہورہی ہیں مگر کسینے یہ لکھا کہ کیون تبدیل کیا گیا شعر اسلات کا ذکر ہے شیعہ کانفرنس کا نام کسیکو معلوم ہو سکے یہ بھی کوئی قومی جلسہ ہے۔ اور ہماری یہ کمزوری ہے کہ اونکی خاطر داری پر مرے جاتے ہیں جس سے سخت نقصان اوٹھانا پڑیگا۔ اور بیہ مزہ کہ وہ لوگ اسکا اعتراف بھی نہین کرتے کہ ہمنے کوئی اونکا خیال کیا نہ کبھی ہمارا نام لیتے ہیں۔ (اڈیٹر)

خلیفہ دوم کی موچھ

کتاب مجمع بحار الانوار ملا محمد طاہر گجراتی میں ہے جو کتاب لغت حدیث اہلسنت سے ہے۔

السبالتان طرفا الشارب وح قص سبدل علی استحباب قصہما لانہما داخلان فیہ وذکرلہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المجوس یوفرون سبالہم ویحلقون لحاہم فقال خالفوہم فکان بعضہم یجزہ الغزالی لاباس بترکہ فعلہ عمر لانہ لایستر الفم ولایبقی فیہ غمر ۃ الطعام ص ۹۳ جلد اول

یعنی سبالہ۔ دونطرف کو شارب کہتے ہیں (موچھ کے دولو کنارے) اور حدیث جو اس بارے مین ہے کہ اسکو کاٹ ڈالنا چاہیے۔ دلالت کرتی ہے استحباب پر اوسکے ترشنے کے کیونکہ یہ دونو بھی اوسمیں داخل ہے۔

کسینے حضرت کے سامنے بیان کیا کہ مجوس موچھونکو بڑہاتے ہین اور داڑہی منڈاتے ہین حضرت نے حکم دیا کہ اونکے خلاف کیا کرو لہذا بعض صحابہ اوسکو ترشوا دیتے۔

غزالی کہتے ہیں موچھ رکہنے مین کوئی مضائقہ نہین کیونکہ حضرت عمر کا یہ فعل ہے اس سے نہ منہ چھپ جاتا ہے نہ اوسمین کہانے کا کچھ اثر رہتا ہے۔

دیکھیے سنت رسول کیون ترک کردی گئی فعل حضرت عمر سے کیونکہ وہ موچھین بڑہاے تھے لہذا ترک سنت رسول جائز ہے۔

اب حضرات اہلسنت فرمائین وہ سنت رسول کے تابع ہین یا سنت حضرت عمر کے کیونکہ رسول اللہ کا حکم اگر وجوب کے لئے نہین تو استحباب کے لئے تو ضرور ہے اوسکی مخالفت کیون جائز قرار پائی

فعل حضرت عمر سے جو موافق تھا فعل مجوس کے پھر بتائے یہ مخالف سنت رسول ہیں یا اونکے متبع
افسوس کہ شاہ ولی اللہ صاحب کو یہ مضمون نہ ملا ورنہ اسے بھی رسالہ **مذہب فاروقی**
مین داخل کرتے جس سے ازالۃ الخفا مزین کیا گیا ہے
نصیر احمد

کمیشن تحقیقات منجانب گورنمنٹ

دنیا مین ایسی مشکلیں بھی کم پیش ہوتی ہونگی جو پیش آگئیں گذشتہ نمبر مین لکھا تھا کہ اس کمیشن مین جو بحکم گورنمنٹ لکھنؤ مین اجلاس کر رہی ہے۔ اسمین دو ممبر یورپین ہین۔ دو ہنود۔ دو سنی۔ دو شیعہ۔ سنیون مین ایک عالم مولوی عبد المجید صاحب جو مشاہیر علماے فرنگی محل سے ہین اور ایک رئیس منشی احتشام علی صاحب تعلقدار۔ اور شیعون مین جناب مولانا السید ناصر حسین صاحب مجتہد اور نواب سید شہنشاہ حسین صاحب وکیل جنکی نسبت ہر فریق کو اعتماد تھا کہ گورنمنٹ نے نہایت عمدہ انتخاب کیا ہے اور ان آٹھ آدمیونکا فیصلہ ایسا ہوگا کہ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملیگا۔

مگر اس انتخاب پر اڈیٹر صاحب النجم نے جسقدر غُل غپاڑہ واویلا کی اور اس انتخاب کو موجب حق تلفی اپنے سمجھا اوسکی حالت گذشتہ نمبر مین مرقوم ہو چکی۔ اسپر ہمنے عرض کیا تھا کہ آخر اڈیٹر صاحب کو خوف ہے تو کس سے۔ شیعہ تو اونکے مخالف ہی ہین دو انگریز دو ہنود کی نسبت (بھی یہ نہین کہہ) سکتے لہذا جو خوف ہے وہ اپنے ہی فریق سے یعنی جناب مولوی عبد المجید صاحب سے اور منشی احتشام علی صاحب تعلقدار سے کہ یہ لوگ عموماً نہین تو خصوصاً موقع شہادت مین خلاف واقع کیونکر بیان کرینگے۔ اور اسی شہادت صادقہ سے انکو خوف ہے۔ کہ انکی حق تلفی ہوگی۔

اس پیشین گوئی کی تصدیق ہوگئی اور معلوم ہوا کہ وہ دونو آدمی مجبور کئے گئے یا خود مستعفی ہوئے چنانچہ اخبار النجم مورخہ ۴ شوال لکھتا ہے کہ جناب مولوی عبد المجید صاحب فرنگی محل نے استعفا پیش کیا استعفا کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ مین **ضعیف الراے** اور قانون کورٹ سے ناواقف اور رسم و رواج سے بھی ناواقف ہون لہذا مین اس کمیشن مین جج بنائے جانے سے معاف کیا جاؤن"۔ اور منشی احتشام علی صاحب کی نسبت یہ لکھا ہے "۱۴ شوال کو اونکی والدہ ماجدہ حج کو جانے والی ہین انکے ہمراہ کم از کم بمبئی تک انکو جانا ضرور ہے جسکا مطلب ہے

ناواقف۔ ایسا فقرہ چست بناگیا ہے کہ پہر اونکی کوئی شہادت بہی قابل وثوق نہیں کیونکہ جب وہ رسم ورواج سے ناواقف ہیں تو پہر شہادت کیا دے سکتے ہیں۔

گورنمنٹ نے درحقیقت کوئی دقیقہ خیرخواہی کا اوٹہا نہ رکہا مگر عین وقت پر اوسے ایسا دہوکہا دیا گیا کہ وہ کسیطرح اپنے اس اولوالعزمانہ ارادہ میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ لہذا اب ضرورت ہے کہ وہ اپنی حاکمانہ کارروائی سے کام لے کیونکہ اصل حال اوسپر واضح ہوچکا ہے۔ وہ جانتی ہے کون سا فرقہ شریر اور بانی فساد ہے لہذا حسب عاملانہ کارروائی اوسنے ان مفسدونکا انسداد کیا جو اخبارونکے ذریعہ سے فساد پہیلا رہے تھے۔ اوسیطرح ان مفسدونکو بہی سزا دینا چاہیے جو قوم میں فساد پہیلا رہے ہیں۔ اور اخبار انسٹیٹیوٹ گزٹ علیگڈہ نے اوسکی بخوبی تشریح کی ہے۔

تازہ حالات سے معلوم ہوا کہ جناب صدر المحققین مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ دامت برکاتہ علی العالمین ۱۲ نومبر کو شریک کمیشن ہوئے ۱۶ نومبر اور ۱۷ نومبر کے جلسہ میں اسوجہ سے تشریف لائے کہ کوئی **عالم** اہلسنت کا نہ تہا۔ مگر پہر بہی جناب **شریک** ہیں کہ شاید بین الفریقین اصلاح ہوجائے اور ایک حد تک امید بہی ہے۔ کیونکہ ممبر ہندو بہی ممبر ہیں جو رسم ورواج سے پوری طرح پر واقف ہیں اور سنیونکے اون فسادات سے بخوبی مطلع ہیں جو خاص کر ہندوؤنکے ساتہہ ہوتا رہتا ہے کہ مزہ سے پوری کچہوڑیاں بہی اونکی چلتے ہیں **گاؤ**کشی میں سب سے زیادہ وہی فساد کرتے ہیں۔ بہرحال قوم کو جناب صدر المحققین دام ظلہ کا حد درجہ شکر گذار ہونا چاہیے کہ آپنے یہ زحمت قبول فرمائی اور اس ذہن کو بہی گوارا کیا۔ ما بقی حالات انشاء اللہ آیندہ نمبر میں درج ہونگے ۲۴ نومبر چوتہی اجلاس کی تاریخ مقرر ہے۔

بتاریخ ۲۲ نومبر شنبہ کو انجمن اثنا عشریہ دہلی کا ایک غیر معمولی جلسہ شیعہ کانفرنس لکہنؤ کی تبدیلی تواریخ پر غور کرنیکی غرض سے منعقد ہوا سکرٹری نے وجوہات تبدیلی تواریخ بیان کیں نیز ظاہر کیا کہ اکثر ممبران کانفرنس دہلی ومضافات دہلی نے جو ملازمت پیشہ ہیں۔ ان تاریخوں میں شرکت کی ناقابل ہونیکا اظہار کیا ہے اور عموماً اس تبدیلی سے ناراض ہیں۔ لہذا کثرت رائے یہ ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) انجمن اثنا عشریہ دہلی اراکین شیعہ کانفرنس لکہنؤ کو یہ مفید مشورہ دیتی ہے کہ ۲۴ تاریخ کا اجلاس ملتوی کیا جائے کیونکہ کثیر التعداد ملازمت پیشہ اصحاب بیرونجات اس میں شریک نہیں ہوسکتے اور پریسیڈنشل ایڈریس وریپورٹ سکرٹری نہیں سن سکتے۔ لہذا ۲۵ تاریخ کو پہلا اجلاس کیا جائے۔

(۲) اس سال کوئی نیا ریزولیوشن پیش و پاس نہو۔ اگلے سنہ کے ریزولیوشنوں کا اعادہ ہو مگر کب تقریرات کیجائیں۔ اس طرح کام ہلکا ہوکر دو دن میں ختم ہوسکتا ہے۔

(۳) اجلاس آیندہ کی تاریخیں اجلاس سال سے مقرر کرالیجائیں تاکہ بعد میں شکایت ومخالفت کا ۔۔ قع ملے

(۴) انجمن اثنا عشریہ دہلی تمام ممبران آل انڈیا شیعہ کانفرنس سے درخواست کرتی ہے کہ وہ آئندہ کی اجلاس کی تاریخوں کے متعلق خوب غور و فکر کرکے آئین اور عام سہولت شرکا کو مدنظر رکھیں۔

(۵) ان ریزولیوشنوں کی ایک ایک کاپی کارکنان کانفرنس کو اخبار اثنا عشری و اصلاح و شیعہ و پیسہ اخبار لاہور و اودھ اخبار لکھنؤ و مسلم ہیرالڈ و آبزرور لاہور و آئی۔ ڈی۔ ٹی ہیں بنابر اشاعت و واقفیت حالیہ بھیجا جائے

سید سلطان رضا متخلص دہلوی سکرٹری انجمن اثنا عشریہ دہلی

ایران ویران

گذشتہ نمبر میں حالات ایران شایع ہو چکے ہیں۔ اوسکے بعد کسی طرح اضافہ نہیں نظر آتا عملاً احکام حجۃ الاسلام نجف اشرف دام ظلہم العالی اپنے فتوی سابق میں کسیطرح کی ترمیم نہیں کرتے۔ اعانت شاہ کو معصیت اور مالیات کے دینے کو قطعاً حرام فرماتے ہیں اور اعانت مظلومین تبریز کو ضروری اور واجب۔

۱۰ شوال کا تار روتر مظہر ہے۔ کہ جنوبی ایران کی حالت نہایت خطرناک ہے۔ راہ سنابلس قافلہ کا جانا مسدود ہے اور ہندکا مال تجارت شیراز میں پڑا ہے۔

روسی اخبار جنرل لیاکوف پر سخت معترض ہے جو اسوقت شاہ ایران کی فوج کا افسر اعلی ہے

۱۷ شوال کو روسی اور انگریزی سفیر نے شاہ سے ملاقات کی اور پابندی قانون مشروطیت پر دیر تک گفتگو رہی اور بہت کچھ سمجھایا

۱۹ شوال کا تار مظہر ہے کہ شاہ نے ۳ سو سوار اور چھ عدد توپ اور عین الدولہ کے پاس روانہ کیا کہ تبریزیوں کو ہلاک کریں

۲۰ شوال کا تار مظہر ہے کہ طہران میں پھر ہیجان نمایاں ہے کیونکہ شاہ نے ۱۴ نومبر کو افتتاح پارلیمنٹ کا وعدہ کیا تھا اوسکا بھی ایفا نہوا لہذا عام جوش پھیلا ہے۔ شاہ نے مارشل لا (جنگی قانون) جاری کیا ہے۔

۲۱ شوال کا تار مظہر ہے کہ شاہ نے پھر ہوا خواہان پارلیمنٹ کو گرفتار کیا ہے۔ اب شہر میں امن ہے

لندن کے تار سے معلوم ہوا شاہ نے اعلان دیا ہے "کہ چونکہ ہم کو معلوم ہوا ہے اہل ایران سلطنت مشروطہ اور انعقاد پارلیمنٹ کے مخالف ہیں لہذا اونکی خواہش پر عمل کیا جائیگا۔ اور چونکہ ملاؤں نے بھی فتوی دیا ہے کہ انعقاد پارلیمنٹ اور سلطنت مشروطہ قوانین اسلام (خاص شاہ کے) اسلام کے مخالف ہے۔ لہذا ہم اعلان دیتے ہیں کہ ہرگز سلطنت مشروطہ کی اختیار نہ عطا ہونگے اور مطلقاً پارلیمنٹ منعقد نہوگا۔ مگر دو سرے روز اس حکم کو منسوخ کیا

کرمان شاہ سے بھی شاہی اختیارات سلب کر دیے گئے ۲۶ رمضان سے آزادی کا پھریرا اوڑ رہا ہے

انجمن تبریز نے تمامی سفرا و دول خارجہ کو اطلاع دی ہے کہ تمامی رعایائے خارجہ کے جان و مال کے ہم ذمہ دار ہیں جہانتک ہم فتح کر چکے اور انجمن کے ماتحت میں حدود آ چکے وہان تک کسی قسم کا فساد نہیں ہر طرح امن ہے

ستار خان سردار لشکر ملی نے جنرل کونسل روس کو اطلاع دی ہے کہ ہم کسیطرح قزاقون کو وارد تبریز نہونے دینگے۔ چار سو قزاق جو چند عدد توپ کے ساتھ آئے تھے وہ بھی تبریزیوں کے شامل ہو گئے۔ شاہ کے مخالف شاہ پر چڑھائی کر رہے ہیں اور روسی افسر کے ماتحت فوج بھیجنا چاہتے ہیں مگر سفیر انگریزی اور سفیر عثمانی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ تو صریحی قبضہ روس ہے اسلئے سفیر عثمانی نے اپنی فوج کی واپسی کو ملتوی کر دیا ہے۔ خدا رحم کرے۔

نہایت قیمتی رعایات

[illegible] دہلی

دسمبر ـ جنوری ـ فروری ـ

صرف ۳ مہینے

باقی ہین جن مین اگر آپ چاہین تو حب حیات سے ایک خوشگوار جسمانی فائدہ اٹھا سکتے ہین یہ گولیان فقط موسم سرما مین تیار کی جاتی ہین اور ان اصحاب کیلیے ہین جنہین نزلہ ـ زکام کی شکایت رہتی ہو ـ قوت مجوکیت نے جواب دیدیا ہو ـ زندگی انتہائی بے لطفی پریشانی اور واماندگی مین بسر ہو رہی ہو ـ قوت ہاضمہ خراب ہو ـ معدہ قلیل سے قلیل غذا ہضم کرنے کا عادی نہ رہا ہو ـ دودھ اور گھی بالکل ہضم نہ کرسکتے ہون ـ قبض کی شکایت رہتی ہو ـ بواسیر کے شاکی ہون مواد سودا ویہ تکلیف پہنچا رہا ہو ـ گئی ہوئی طاقت کا واپس لانا ان گولیون کا خاص فعل ہے اور مردہ قوتون کا جلا دینا ـ ادنی کرشمہ ـ کامل ایک ماہ استعمال کیجئے اور کیفیت شباب معائنہ فرمایے قیمت ایکماہ کی خوراک عہ ـ رعایتی دو روپیہ ـ

طلائی طلاکار ـ اگر ساتھ ہی اس عجیب الفعل اور بے مثل طلا کا ـ استعمال کیا جاوے تو گویا سونے پر سہاگا کیجی ـ سرنگونی اعصاب و عروق مین مواد فاسدہ کا بھرجانا رگون مین نیلاہٹ کا ظاہر ہونا ـ ان عوارض کو دور کرنے مین عجیب اثر دکھاتا ہے ـ اس کے استعمال سے نہ تکلیف ہوتی ہے نہ اوپاڑ ـ نہ آبلہ ـ قیمت عہ ـ رعایتی عہ

محصول ڈاک وغیرہ ذمہ خریدار اور دونو چیزون کی صورت مین ذمہ کارخانہ ـ پرچہ ترکیب ہمراہ استعمال ہوگا ـ

المشتہر

ایچ ـ ایس ـ اختر ـ اینڈ ـ کمپنی ـ دہلی

سفوف ابن باسویہ

ایک ایسی بیش بہا دوا ہی جسے ہر وقت ہر ایک گہر مین موجود رہنا چاہیے تندرستی ایک عجیب چیز ہی اور تندرستی کیلئے حفظ ماتقدم نہایت ضروری ہی - خدا جانے کسوقت مرض کا حملہ ہو جائے اسوقت وہ نہین ہو سکتا کہ آپ کارڈ بہیجین اور شیشی طلب فرمائیں - تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ بود - یہ ایک بالکل سچی مثل ہی تخمہ ہیضہ دستی کہ وبائے ہیضہ درد معدہ - درد شکم نفخ ریاح - بد ہضمی ضعف معدہ - عدم اشتہا - استسقا - قولنج برودت جگر - برودت گردہ - زحیر کاذب - اسہال - ان امراض کو دور کر دینا تو اس سفوف کا معمولی کرشمہ ہی - امراض باردہ مثل برص بہق نسیان فالج سکنہ وجع المفاصل - وجع الورک - درد زانو عرق النسا اسکے استعمال سے پاس نہین آنے پاتے اور اگر موجود ہون تو چند روزہ باقاعدہ استعمال سے جاتے رہتے ہین - مواد فاسدہ بلغمیہ و سوداویہ کو بدن سے خارج کرتا ہے مصفی خون مولد خون صالح ہی - مورث منی ہے - مہیج و مقوی باہ ہی منقی دماغ ہے مجلی بصر ہی باوجود ان فوائد کے -

فصل ... آرتیبیہ ایک ایسی اکسیر ہی کہ اسکے ہونے کسی دوا کی ضرورت ہی نہین رہتی - کیونکہ یہ ان رطوبات فاسدہ کو بالکل فنا کر دیتا ہی ... ان مین متعفن ہو کر بخار کا باعث ہوتی ہین - نہ منضج کی ضرورت نہ مسہل کی - دن مین تین چار دفعہ آب گرم سے استعمال کر لیجئے پھر ممکن ہی کہ بخار رہ جائے - ان فوائد پر نظر کر کے ایک شیشی کی قیمت ۱ر جو بالکل اصل لاگت کے قریب قریب ہے کیا زائد بھی جا سکتی ہی - اور کیا کوئی ایسا شخص ہی جو زیادتی قیمت کا عذر کر کے اس اکسیر سے محروم رہ سکتا ہی مگر اسپر بھی ہم ایک زرین موقعہ آپ کو دیتے ہین چونکہ ہماری دلی خواہش ہی کہ یہ سفوف ہر ایک ہاتھ مین پہونچ جائے لہذا تازہ سرٹیفکیٹ ملاحظہ کے لئے درج ہین -

عالیجناب - مولانا مولوی حکیم السید ابو القاسم صاحب قبلہ رئیس اعظم فتحپور (بارہ بنکی) مہربان عالیشان تسلیم - دو شیشی سفوف ابن باسویہ مرسلہ جناب پہنچا اسکے استعمال سے مجھے و نیز اور لوگونکو جید فائدہ ہوا بیشک ایسی قابل قدر دوا کی پبلک کو قدر کرنی چاہیے چھ شیشی اور روانہ کیجئے -

عالیجناب - میر سید محمد صاحب معلمین (دربہا) سفوف ابن باسویہ کی تعریف سے زبان قاصر ہے آٹھ شیشی کا اور خواستگار ہون جلد روانہ کیجئے

عالیجناب - مرزا حفاظت علی بیگ صاحب سب انسپکٹر پولیس کھیرا ضلع مرزاپور چند عدد شیشی سفوف ابن باسویہ بذریعہ وی پی صاحب اخبار اثنا عشری منگائی الحسین فی الواقع سفوف مذکور اپنی تاثیر مین اپنا جواب آپ ہی - چار عدد شیشی بذریعہ وی پی اور روانہ فرما

عالیجناب - سید ابو الحسین صاحب مین جہاز پور میواڑ - دو شیشی سفوف پیشتر آپکے یہان سے منگایا تھا - اسکے استعمال سے خصوصاً ہاضمہ کو بہت فائدہ ہوا لہذا مکلف ہون کہ دو شیشی روانہ فرمائیے -

المشتہر

مینیجر ایچ - ایس اختر اینڈ کمپنی مالکان دی یونانی میڈیکل ہال شہر دہلی